بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً ... المسجد الاقصی

بدر

BADR – QADIAN

ای جہان منتظر خوش باش کامد ولستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | ان مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

نمبر ۱۶

سلسلہ الجدید جلد ۲

۲۴ ۔ صفر ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۱۹ اپریل ۱۹۰۶ء

سلسلہ القدیم جلد ۵

چہ گویم باتو گرآئی چادر قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عـــہ

معاونین درجہ اول جنکو عام پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } صہ

معاونین درجہ دوم جنکو عام پر جاری کرانیکا حق حاصل ہے } للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی عہ ۱۲

عام قیمت مابعد سے فی پرچہ ۲ بحساب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ فرمائیں گے ان سے بحساب مابعد لی جاویگی۔ نمونہ کے پرچہ کے واسطے ۔ ٹکٹ آنا چاہیئے۔ خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔ جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیے بعد میں نہیں ملسکیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید دی جاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیے۔ مینجر

لوکل ... عا ۔ افریقہ ... صہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا ۔ مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم ۔ ہم برین از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست ۔ بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام ۔ دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن ۔ جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام ۔ ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست ۔ زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود ۔ آں نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال ۔ وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست ۔ ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد ۔ ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است ۔ منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست ۔ منکر آں مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین ۔ آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست ۔ ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یکدمے دوری ازاں عالیجناب ۔ نزد ما الحاد است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا رہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

اطلاع

اخبار بدر کے متعلق کوئی خط و کتابت یا رسید زر حضرت مسیح موعود کے نام نہیں ہونی چاہیئے۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں۔ ہاتھ میں ہاتھ پکڑ کر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ سہ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں۔ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوائے کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین

اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

۲۴ صفر ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۹ اپریل ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۱۴ اپریل ۱۹۰۶ء۔ (۱) رؤیا۔ دیکھا کہ طاعون ترقی کر رہی ہے

(۲) دو مرتبہ الہام ہوا۔ زلزلہ آیا۔ زلزلہ آیا۔

(۳) عالم خواب میں ایسا محسوس ہوا کہ زلزلہ آ رہا ہے۔ (۴) الہام ہوا

"اِنَّا اَرْسَلْنَا اِلَیْکُمْ رَسُوْلًا شَاھِدًا عَلَیْکُمْ کَمَا اَرْسَلْنَا اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا"

ترجمہ۔ ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا جو تم پر شاہد ہے جیسا کہ ہم نے فرعون کی طرف رسول بھیجا تھا۔

۱۳ اپریل ۱۹۰۶ء۔ تَاللّٰہِ لَقَدْ اٰثَرَکَ اللّٰہُ عَلَیْنَا وَاِنْ کُنَّا لَخٰطِئِیْنَ

ترجمہ۔ اللہ کی قسم۔ بے شک خدا نے تجھے ہم پر برگزیدہ کیا ہے اور ضرور ہم خطا کار تھے۔

۱۵ اپریل ۱۹۰۶ء۔ رؤیا۔ دیکھا کہ ایک بڑا سانپ ہے جس کی گردن گدھ (مرغابی) کی طرح بڑی ہے۔ وہ میرے پیچھے دوڑا۔ میں ایک اونچی جگہ دیوار پر چڑھ گیا اور اس کو مخاطب کر کے کہا۔

خدا قاتل تو باد۔ مرا از دست تو محفوظ دارد

اس کے بعد یہ نظارہ دیکھا کہ گویا میں اس سانپ پر سوار ہوں اور اس سانپ کی گردن میرے ہاتھ میں ہے۔ اور وہ چاہتا ہے کہ الٹ کر مجھے کاٹے۔ تب میں نے زیادہ تر سر کے قریب سے اس کو پکڑا تاکہ وہ کاٹ نہ سکے۔ فقط

فرمایا۔ اس رؤیا میں کسی فتنہ کی خبر دی گئی ہے کوئی مخفی دشمن ہے جو کسی رنگ میں نیش زنی کرے گا۔ مگر نامراد رہے گا۔

۱۶ اپریل ۱۹۰۶ء۔ الہام۔ اِنِّیْ حَفِیْظُکَ

یعنی میں تیری نگہبانی کروں گا۔

تازہ تصنیف حضرت مسیح موعودؑ

زلزلہ کی پیشگوئی

(چونکہ زلزلہ کے متعلق دوبارہ سہ بارہ الہامات ہوئے ہیں اور نیز پہلی دفعہ اس نظم کے لکھنے میں کچھ غلطی ہو گئی تھی اس واسطے دوبارہ یہ نظم درج اخبار کی جاتی ہے۔ یہ نظم ایک لاکھ پرچہ پیسہ اخبار میں بھی شائع ہو چکی ہے۔

پھر چلے آتے ہیں یارو زلزلہ آنے کے دن — زلزلہ کیا اس جہاں سے کوچ کر جانے کے دن

تم تو ہو آرام میں پر اپنا قصہ کیا کہیں — پھر رہے ہیں آنکھوں کے آگے سخت گھبرانے کے دن

کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو — ہو گئے ہیں اس کا موجب میرے جھٹلانے کے دن

غیر کیا جانے کہ غیرت اس کی کیا دکھلائے گی — خود بتائے گا انہیں وہ یار بتلانے کے دن

وہ چمک دکھلائیگا اپنے نشاں کی پنج بار* — یہ خدا کا قول ہے سمجھو گے سمجھانے کے دن

طالبو! تم کو مبارک ہو کہ اب نزدیک ہیں — اس مرے محبوب کے چہرہ کے دکھلانے کے دن

وہ گھڑی آتی ہے جب عیسیٰ پکاریں گے مجھے — اب تو تھوڑے رہ گئے دجال کہلانے کے دن

اے مرے پیارے یہی میری دعا ہے روز و شب — گود میں تیری رہوں ہم اس خون دل کھانے کے دن

کرم خاکی ہوں مرے پیارے نہ آدم زاد ہوں — فضل کا پانی پلا اس آگ برسانے کے دن

[illegible] اے میرے جان کی پناہ — کر وہ دن اپنے کرم سے دین کے پھیلانے کے دن

پھر بہار دیں کو دکھلا اے مرے پیارے قدیر — کب تلک دیکھیں گے ہم لوگوں کے بہکانے کے دن

دن چڑھا ہے دشمنان دیں کا ہم پر رات ہے — اے مرے سورج دکھا اس دیں کے چمکانے کے دن

دل گھٹا جاتا ہے ہر دم جان بھی ہے زیر و زبر — اک نظر فرما کہ جلد آئیں ترے آنے کے دن

چہرہ دکھلا کر مجھے کر دیجئے غم سے رہا — کب تلک لمبے چلے جائیں گے ترسانے کے دن

کچھ خبر لے تیرے کوچہ میں یہ کس کا شور ہے — کیا مرے دلدار تو آئے گا مر جانے کے دن

ڈوبنے کو ہے یہ کشتی آ مرے اے ناخدا — آ گئے اس باغ پر اے یار مرجھانے کے دن

تیرے ہاتھوں سے مرے پیارے اگر کچھ ہو تو ہو — ورنہ دیں میت ہے اور یہ دن ہیں دفنانے کے دن

اک نشاں دکھلا کہ اب دیں ہو گیا ہے بے نشاں — دل چلا ہے ہاتھ سے لا جلد ٹھہرانے کے دن

میرے دل کی آگ نے آخر دکھایا کچھ اثر — آ گئے ہیں اب زمیں پر آگ بھڑکانے کے دن

جب مرے ہوش غم دیں [illegible] — طور دنیا کے بھی بدلے ایسے دیوانے کے دن

چاند اور سورج نے دکھلائے ہیں دو داغ کسوف — پھر زمیں بھی ہو گئی بیتاب تھرانے کے دن

کون روتا ہے کہ جس سے آسماں بھی رو پڑا — لرزہ آیا اس زمیں پر اس کے چلانے کے دن

صبر کی طاقت جو تھی وہ اے پیارے اب نہیں — میرے دلبر اب دکھا اس دل کے بہلانے کے دن

دوستو اس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی — آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

اک بڑی مدت سے دیں کو کفر تھا کھاتا رہا — اب یقیں سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر درپیش ہے — پر یہی ہیں دوستو اس یار کے پانے کے دن

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے — اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

چھوڑ دو وہ راگ جس کو آسماں گاتا نہیں — اب تو ہیں اے دل کے اندھو دیں کے گن گانے کے دن

خدمت دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں سے وقت — اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

* خداتعالیٰ کے اصل لفظ جو مجھ پر نازل ہوئے مندرجہ ذیل ہیں "چمک دکھلاؤں گا تم کو اس نشاں کی پنج بار" یعنی پانچ مرتبہ غیر معمولی طور پر زلزلہ آئیگا۔ جو اپنی شدت میں نظیر نہیں رکھتا ہوگا۔ خاکسار مرزا غلام احمد قادیانی

ڈائری

القول الطیب

(رقم زدہ اکمل صاحب آف گولیکی)

۷- اپریل ۱۹۰۶ء - انا اتیک بہ قبل ان یرتد الیک طرفک - کے معنے ایک شخص نے پوچھے۔ تو فرمایا - ایک جن یا عرش بلقیس کے آجانے میں استبعاد کیا ہے۔ اصل میں ایسے اعتراض ان لوگوں کے دلوں میں اٹھتے ہیں اور وہی ایسی باتوں کی تاویل کرنے پر دوڑتے ہیں جن کا خدا تعالیٰ کی قدرتوں پر پورا پورا یقین نہیں آتا۔ ہم تو یہی جانتے ہیں۔ الم تعلم ان اللہ علیٰ کل شیءٍ قدیر۔ ایک واقعہ کا انکار صرف اپنے محسوس کے ناقص تجربے کی بناء پر نہایت بری بات ہے۔ دیکھو جب تک تار برقی نہ نکلی تھی۔ اس وقت اگر کوئی بیان کرتا کہ ایک سیکنڈ میں اتنی دور تک خبر پہنچ جاتی ہے تو کون یقین کرتا۔ مگر اب جب مشاہدہ میں آگیا تو سب نے مان لیا۔ ویسے ہی خدا کی لاانتہا قدرتوں کا احاطہ کون کر سکتا ہے۔ جب معمولی باتیں انسان کی سمجھ میں نہیں آسکتیں۔ تو خدا کے بعض افعال اگر سمجھ میں نہ آئیں۔ تو ان کا انکار نہیں چاہیئے بلکہ سچے دل سے ایمان لانا چاہیئے۔ کیونکہ جتنا کسی کو خدا پر یقین ہوتا ہے اتنی ہی وہ اس کی مدد کرتا ہے۔ اور جیسی ایمان کی حالت ہو ویسا ہی اسے اسباب بن جاتا ہے۔ خود ہم نے خدا کی ایسی قدرتوں کے نمونے دیکھے۔ دیکھو عبد اللہ سنوری والا کرتا جس پر بغیر کسی ظاہری اسباب کے سرخ نشان پڑ گئے تھے اور ہم نے کشف میں دیکھا کہ دستخط کرتے ہوئے بارگاہ الٰہی سے وہ چھینٹا پڑا۔ ایسا ہی دانت میں سخت درد تھا۔ طبیب نے مشورہ دیا۔ علاج دندان اخراج دندان مگر بعد ازاں الہام ہوا۔ واذا مرضت فھو یشفین۔ تو معاً وہ درد جاتا رہا۔ ایسا ہی میں ایک دفعہ میں سخت بیمار ہوا حتیٰ کہ سورہ یٰسین بھی تین دفعہ سنائی گئی۔ میرے دل میں ڈالا گیا۔ کہ کچھ تسبیحیں پڑھ کر دریا کی ریت اور پانی بدن پر ملوں۔ چنانچہ ایسا کرنے پر وہ بیماری جاتی رہی خدا پر کامل ایمان پیدا کرو۔ تاکہ ایسے شبہات سے نجات ہو یہ خلاصہ ہے اس تقریر کا جو حضور علیہ السلام نے فرمائی۔

(ضروری) - عرض کیا کہ جب کوئی مسلمان مر جائے تو اس کے بعد جو فاتحہ خوانی کا دستور ہے اسکی شریعت میں کوئی اصل ہے یا نہیں فرمایا نہ حدیث میں اس کا ذکر ہے نہ قرآن شریف میں نہ سنت میں۔ عرض کیا گیا کہ اگر یہ سمجھ لیا جائے کہ دعائے مغفرت ہی ہے۔ فرمایا۔ نہ استقاط درست نہ یہ طریق درست ہے۔ کیونکہ بدعتوں کا دروازہ کھل جاتا ہے [illegible]

جھوٹی رسول کا ذلت کا انجام

جھوٹے رسول کے مدعی نبوت و قصہ جیسا کہ ناظرین گذشتہ اخبار میں مطالعہ کر چکے ہیں کتاب دافع البلاء [illegible] جو پیش گوئی اس کے متعلق شائع کی گئی تھی۔ اس کی عبارت بالتفصیل صفحہ ۳ پر درج کی گئی ہے۔ اور اس کے انجام کے متعلق جو دوسرا خط جموں سے آیا ہے وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ اخبار منارۃ المسیح میں اس بدقسمت نے یہ ثابت کرنا چاہا تھا کہ حضرت مرزا صاحب ہی مسیح الدجال ہے۔ یہ کتاب ماہ مارچ ۱۹۰۲ء کے آخر میں چھپی تھی اور اس کی اشاعت کو ہنوز ایک سال ہی ہوا تھا کہ اس پر ایسا عذاب وارد ہوا کہ مرتے وقت وہ خدا سے بھی منکر ہو کر واصل جہنم ہوا پیش گوئی کے الفاظ ایسی صراحت سے پورے ہوئے کہ جس طرح پہلے سے کہا گیا تھا۔ اس کو قولنج بھی ہوئی اور حلق بھی بند ہوا۔ اور جب مرض طاعون کی پیش گوئی کے رسالہ کے ساتھ اس کا ذکر بطور مثال کے پیش کیا گیا تھا۔ اسی مرض طاعون میں بھی وہ گرفتار ہوا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی جناب مفتی صاحب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ -

جناب کا نوازش نامہ شرف صدور لایا۔ نہایت خوشی ہوئی چراغدین کے حالات دریافت کرنے کے واسطے میں اس کے مکان کی طرف جا رہا تھا۔ کہ راستہ میں یعقوب مسیحی امریکن مشن کے پادری سے ملاقات ہوئی یہ شخص اس کا بڑا انیس تھا چراغ دین عموماً اس سے مجلس رکھتا تھا۔ یعقوب مسیحی اس کی تصانیف کا از حد ثناخواں ہے۔ چراغ دین نے نور الہدیٰ منارۃ المسیح چھپوا کر شائع کی تھی۔ اور ایک کتاب اعجاز محمدی کے چھپوانے کے درپے تھا۔ کچھ کاپیاں بھی لکھی گئی تھیں اور کتاب چھاپہ خانہ میں جا چکی تھی مگر اجل نے اسے فرصت نہ دی وہ کامیاب ہو۔ اعجاز محمدی میں چکڑالوی اور سرسید احمد صاحب اور حضرت مرزا صاحب کا تذکرہ ہے۔ یعقوب کہتا ہے کہ اگر کوئی مرزائی اسے بغور دیکھے تو اس کے دیکھنے کے بعد وہ مرزائی نہیں رہ سکتا کتاب کیا موتیوں کی لڑی ہے وہ خواہشمند ہے کہ یہ کتاب کسی طرح چھپ جائے حتیٰ کہ اپنی جیب سے چھپوانے کو تیار ہے۔ منارۃ المسیح اس نے چھپوائی تھی۔ اس نے دو صد پچاس روپیہ اپنی گرہ سے صرف کئے تھے۔ اس کی کتابیں ایسی ہیں کہ کسی شخص کو اس کی طرز تحریر گراں نہیں گذرتی۔ اس نے ایک اور کتاب لکھی ہے جس کا نام "اغراض مرزا" رکھا ہے۔ اسے اعجاز محمدی کے چھپنے کے بعد چھپوانے کا ارادہ رکھتا تھا۔ وہ کہتا ہے کہ اگر یہ شخص زندہ رہتا تو کچھ کا کچھ کر کے دکھا دیتا۔ مگر خدا نے اسے مہلت نہیں دی۔ غرض یعقوب کو اس کا نہایت رنج ہے۔ میرے خیال میں یہ شخص مسیح کی سنت کی طرح ایک پالیسی پر چلتا تھا۔ زندگی میں اس کی حالت نہایت ردی اور ذلیل تھی اس کی عورت پر لوگ بازاری آشنائی کا الزام لگاتے تھے۔ ممکن ہے کہ وہ اس کی زندگی میں ہی خراب ہو۔ یہ شخص مقروض تھا۔ اس کی حالت یہاں تک گری ہوئی تھی۔ کہ اس کی اور اس کے بچوں کی تکفین پر چندہ کیا گیا تھا۔

یعقوب مسیحی سے مل کر بعد ازاں میں چراغ دین کے مکان پر پہنچا۔ وہاں اس کی عورت اور دو ایک محلہ دار عورتیں موجود تھیں ان سے دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ بروز ہفتہ چراغدین کے دونوں لڑکے فوت ہوئے سوموار ۱۰ بجے کے قریب وہ اپنے بچوں کا افسوس کر رہا تھا کہ بخار میں مبتلا ہو گیا۔ عورتوں کا خیال ہے کہ اسے طاعون نہیں ہوا۔ بلکہ وہ بچوں کے غم و الم سے مرا ہے۔ بیمار کے بعد اس نے کھانا چھوڑ دیا تھا۔ گاہے گاہے ساگودانہ کے چند کاشک کھلائے گئے۔ بعد میں وہ بھی نہیں۔ بیماری کے دوسرے روز مسہل کرایا مگر پاخانہ نہ آیا۔ پھر تیسرے روز مسہل کرایا گیا۔ اور قبض کشا نہ ہوئی۔ اس کی زبان سیاہ ہو گئی تھی۔ چوتھے روز اس نے الہام میں سنگترہ اور گلاب کے پھول دیکھے۔ صبح اسنے اپنی خواب کے مطابق ایک سنگترہ اور دو غنچہ گلاب منگائے۔ اتفاق سے گلاب کے پھول دستیاب نہ ہوئے۔ سنگترہ کی کوئی ایک پھانک اس نے کھا لی۔ اس کے بعد کے روز اس نے انار منگایا اور اس کے بھی چند دانہ کھائے۔ ساتویں روز اسے نمونیا ہو گیا۔ سینہ پر بہت سا بلغم تھا بعض دفعہ سانس رکتا تھا۔ نویں روز بدھ وار ۴- اپریل ۱۹۰۶ء کو وہ مر گیا۔ مرنے سے پیشتر اس سے پوچھا کہ کسی چیز کی خواہش ہے۔ تو اس نے برف مانگی۔ چنانچہ لا کر تھوڑی سی کھلائی گئی۔ دوران بیماری میں اس نے ایک دو گھونٹ دودھ پیا۔ عام رائے یہی ہے کہ اس نے کچھ نہیں کھایا اور پاخانہ مطلق نہیں آیا۔ ڈاکٹر کہتا ہے کہ شروع میں اسے پلیگ فیور تھی اور ساتویں روز اسے نمونیا پلیگ ہو گیا۔ کل نو روز بیمار رہا ہے۔ دوران بیماری میں اس کا پیٹ پھول گیا تھا مرنے کے بعد تو اچھا خاصہ سوج گیا تھا۔ لوگ کہتے ہیں کہ اگر رات رکھا جاتا۔ تو پیٹ شاید پھول کر پھٹ جاتا۔ بدھ کو وہ چار بجے مرا ہے اور اسی وقت دفن کیا گیا تھا بیماری سے پہلے بہت لوگوں کے روبرو اس نے بچوں کے افسوس میں کہا کہ اب خدا بھی میرا مخالف ہو گیا ہے ایام بیماری میں بھی گاہے گاہے ایسے لفظ بولتا رہا۔ ڈاکٹر کے روبرو کہا کہ اب خدا پر مجھے کوئی امید نہیں۔ یہ کہنے پر کہ خدا فضل کرے گا۔ اس سے فضل مانگو۔ عموماً وہ ایسے الفاظ بولتا تھا۔ جو کچھ میں نے تحریر کیا ہے۔ نہایت تحقیقات سے دریافت کیا ہے اور بالکل راست ہے۔

راقم عاجز قاضی عبد الرحیم۔ نقشہ نویس محکمہ نہر جموں

مورخہ ۱۱- اپریل ۱۹۰۶ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

قل ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین

کیا دعویٰ بے دلیل قابل قبول ہو سکتا ہے ؟ ہرگز نہیں۔ تو پھر یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ دنیا کے سامنے اس بات کو پیش کیا جائے کہ اسلام ہی ایک ہے جو زندہ مذہب ہے۔ اور یہی ہے جس کے سچے اور مستحکم اصولوں پر چل کر انسان نجات حاصل کرتا ہے اور یہ نہیں کہ نجات کی امید موت کے ساتھ وابستہ ہے۔ بلکہ نجات نقد پیش کرتا ہے کہ اسی دنیا سے نجات یافتہ انسان کو اس کے اظلال اور آثار محسوس ہونے لگتے ہیں۔ اور اس کے علامات ظاہر ہو جاتے ہیں اور بہشتی زندگی شروع ہو جاتی ہے۔ یعنی دنیا ہی میں بشارتیں عطا ہوتی ہیں۔ حزن اور خوف ان سے دور کیا جاتا ہے۔ ان کو استقامت ملتی ہے۔ ملائکہ کا نزول ان پر ہوتا ہے اور آئندہ کی خبریں ان کو بتلائی جاتی ہیں۔ پس دعوے تو اتنا بڑا دنیا کے سامنے پیش کیا جاوے۔ اور دلیل کوئی نہ دی جائے۔ صرف یہ کہدینا کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے۔ اور نجات اسی میں ہے یہ صرف دعویٰ ہے۔ جب تک اس پر دلیل نہ ہو۔ یہ دعوے قابل قبول نہیں ہو سکتا۔ اور دلیل یہی ہے کہ کوئی ایسا شخص پیش کیا جاوے کہ جو اسلام پر پوری طرح عمل درآمد کرنے سے وارث الجنة اور نجات یافتہ کہلانے کا مستحق ہو اور اس میں وہ سب باتیں موجود ہوں جو ایک نجات یافتہ شخص میں ہوا کرتی ہیں یعنی اسے دنیا میں ہی بشارتیں عطا ہوتی ہیں۔ حزن وخوف اس سے دور کیا گیا ہو۔ استقامت بدرجہ اولیٰ اس میں موجود ہو۔ ملائکہ کا اس پر نزول ہوتا ہو۔ اور آئندہ کی خبریں اس کو بتلائی جاتی ہوں۔ سو الحمد للہ کہ آج ہم میں ہمارا امام موجود ہے جس میں یہ سب باتیں موجود ہیں۔ اور جس کا وجود اسلام کے زندہ مذہب ہونے پر ایک کافی وشافی دلیل ہے اور وہ کل دنیا کے لئے برہان ہے۔ پس کسی اخبار کے ایڈیٹر کی یہ تجویز پیش کرنی کس قدر لغو ہے کہ ریویو آف ریلیجنز میں اسلام کی اشاعت کے متعلق [illegible] مضامین لکھے جائیں مگر حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰة والسلام کا تذکرہ [illegible] نہ ہو۔ گو ریویو کے کارکنان نے بہولے [illegible] لانے کی خوشی میں ایسی تجویز کو حضرت امام علیہ السلام کی منظوری کے بعد قبول ہی کر لیا ہو اور یہ بھی انکی [illegible] کی علامت ہے تاہم [illegible] کو مناسب تھا کہ وہ ایسی بات پیش کرتے۔ یہ ایسی ہی بات ہے کہ کوئی [illegible] کہ تم دعوے تو پیش کرو مگر دلیل نہ پیش کرو۔ مذہب کا [illegible] بندہ کا خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کر دینا۔ اور یہی [illegible] بڑی حکمت ہے جس سے اسلام کی اصلی چمک نظر آتی ہے اور سارے مذاہب کی تکذیب ہے اور اسلام کی صداقت پر مُہر لگتی ہے اور یہی ہے کہ سارے مذاہب شکست فاش کھا جاتے ہیں ورنہ مختلف باتوں پر دہ۔ طلاق وغیرہ پر توجیہ میگوئیاں چلی جاتی ہیں۔ اور نہ یہ کسی مذاہب کی صداقت کے معیار قطعی طور پر قرار پا سکتے ہیں ان باتوں پر تو بحث کرنے سے صرف مطلب یہ ہے۔ اسلام کا حسن ظاہر کرنا اور اس کے مختلف اصولوں کی خوبیوں کا مخالفین پر اظہار کر دینا۔ مگر ان اصولوں کی خوبیوں اور حسن کو اس مذہب کی صداقت کی تائید میں پیش کر سکتے ہیں۔ مگر صداقت کا سارا دارومدار ان پر نہیں ہو سکتا۔ صداقت کا دارومدار اسی پر ہے کہ جو مذہب اپنی صداقت منوانا چاہتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ بندہ کا خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرا دے۔ صرف لفاظی سے نہیں۔ بلکہ واقعی طور پر۔ اور ایسے وجود پیش کرے جو اس کے اصولوں پر کاربند ہو کر باخدا انسان بن گئے اور نجات پا گئے۔ تا وہ اس کے دعوے پر بطور دلیل کے ہوں۔ ورنہ دعوے بلا دلیل ہے۔ یوں تو یہودی اور عیسائی وغیرہم بھی نجات نجات پکارتے ہیں۔ مگر وہ دعویٰ ہے جس پر کوئی دلیل نہیں چنانچہ خدا کے کلام میں نہایت فصیح وبلیغ طور پر حجت تمام کی گئی ہے۔

وقالوا لن یدخل الجنة الا من کان ھودًا او نصارٰی تلک امانیھم۔ قل ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین

ترجمہ۔ اور ان اہل کتاب نے جو کہا کہ یہودیوں اور نصرانیوں کے سوائے کوئی بہشت میں ہرگز داخل نہ ہوگا۔ ان کے یہ ڈھکوسلے ہیں (خیالی پلاؤ ہیں) ان سے کہدو کہ اگر تم اپنے اس دعوے میں سچے ہو۔ تو کوئی برہان یعنی دلیل پیش کرو۔ برہان سے یہی مراد ہے کہ تم جو کہتے ہو کہ ہم ہی وارث الجنة ہیں۔ اور نجات یافتہ ہیں تو کوئی ایسا شخص پیش کرو جس میں نجات یافتہ لوگوں کی علامات پائی جاتی ہوں۔ جس پر نزول ملائکہ ہوتا ہو۔ اور اُسے آئندہ کی خبریں بتائی جاتی ہوں۔ اور استقامت سے اسے حصہ ہو اور حزن وخوف اس سے دور کیا گیا ہو اور اُسے بشارتیں عطا ہوتی ہوں تا وہ شخص تمہارے مذہب کی صداقت پر بطور دلیل اور برہان کے ہو اور اگر یہ نہیں تو پھر یہ دعویٰ نرے ڈھکوسلے اور خیالی پلاؤ ہیں جن کو کوئی قبول نہیں کر سکتا۔ اب دیکھو یہاں ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں خدا تعالیٰ نے اس طرح دوسرے مذاہب پر حجت تمام کی اور اسلام کے زندہ مذہب ہونے کا یہی ثبوت ہے۔ کہ ہر زمانے میں اور اب بھی خدا تعالیٰ اسی طرح دوسرے مذاہب پر حجت تمام کرتا چلا آتا ہے کہ اسلام میں ہر وقت ایسے لوگ دنیا میں موجود رہے ہیں جن کا وجود ثابت کرتا رہا ہے کہ نجات اسلام ہی میں ہے۔ اور ان میں چونکہ نجات یافتہ ہونے کی کل علامات موجود تھیں اس لئے وہ اسلام کی طرف سے بطور دلیل اور برہان کے تھے۔ الحمد للہ اس زمانہ میں بھی ہمارے امام وآقا علیہ السلام کے وجود میں خدا تعالیٰ نے اسلام کی طرف سے برہان پیش کیا ہے پھر کس قدر بدنصیبی ہو کہ جس دلیل اور برہان کو خدا تعالیٰ نے اسلام کی طرف سے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے ہم اُسے ہی چھپا دیں اور نرا دعویٰ دنیا کے سامنے پیش کریں۔ اگر نرا دعوے ہی پیش کرنا تھا۔ تو پھر امام کے وجود کی کیا ضرورت تھی۔ نعوذ باللہ منہا۔

یہی تو دلیل ہے کہ جہاں کل مذاہب کا منہ بند ہو جاتا ہے۔ ؎

اور دینوں کو جو دیکھا تو کہیں نور نہ تھا
یہ ثمر باغ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے
آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

ایک دفعہ ایک نوجوان جوشیلے آریہ نے مجھ سے ذکر کیا کہ انہیں اپنی سماج کی طرف اشارہ ہوا ہے کہ اس شہر میں لیکچر دیں اور آریہ سماج کی صداقت کو ثابت کریں۔ میں نے پوچھا۔ کہ مذہب کا اصلی مطلب کیا ہے۔ کہنے لگے کہ خدا سے ملنا۔ نجات۔ میں نے کہا کہ اگر اثنائے لیکچر میں کوئی منچلا آپ سے پوچھ بیٹھا۔ کہ کیوں صاحب کل مذاہب سے آپ ہمیں علیحدہ کر کے اپنے مذہب میں داخل تو کرنا چاہتے ہیں۔ مگر پہلے یہ تو بتلائیے کہ آپ یا آپ کی سماج کے کسی بڑے مقدس ممبر نے خدا پالیا۔ اور نجات حاصل کر لی اور اس میں باخدا اور نجات یافتہ انسان کی [illegible] علامات پیدا ہو گئیں تو آپ کیا جواب دیں گے۔ یہی کہ [illegible]۔ اگر کہو گے کہ [illegible] تو اس شخص کو پیش کرو۔ اور نہیں کر سکتے تو آپ کے سارے دعوے نری لفاظیاں ہیں۔ ہرگز قابل قبول اور لائق اعتبار نہیں آپ کو دوسرے مذاہب پر کوئی فوقیت نہیں مل سکتی جب تک آپ نجات یافتہ شخص بطور دلیل کے نہ پیش کریں۔ اس کے بعد ان آریہ صاحب کا لیکچر ہوا۔ خدا جانے انہیں توفیق نہ ملی یا حوصلہ نہ پڑا۔ اگر انہوں نے میری پیش کردہ بات کا خیال رکھا تو انشاء اللہ العزیز تمام عمر لیکچر دینے کا حوصلہ نہیں پڑیگا۔

سو جب بلا دلیل کے دعویٰ پیش کرنا خود خدا تعالیٰ کے قول کے مطابق نرے ڈھکوسلے ہیں تو پھر کسی اخبار کے لائق ایڈیٹر کا اس بات پر زور دینا کہ دعوے بلا دلیل پیش کیا جائے۔ کیسا عجیب درعجیب ہے۔ کیا وہ یہ چاہتے ہیں کہ مردہ اسلام دنیا کے سامنے پیش کیا جاوے اور اگر یہ نہیں چاہتے بلکہ چاہتے ہیں کہ یہ ثابت کیا جائے کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے، تو پھر محض زبان سے کہنا کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے دعویٰ بلا دلیل ہے جب تک نجات یافتہ شخص بطور دلیل کے نہ پیش کیا جاوے جس کا وجود اس بات کا ثبوت ہو کہ واقعی اسلام کا خدا زندہ خدا اور اسلام کا نبی زندہ نبی ہے اور قرآن کریم زندہ کتاب ہے۔ اور اس طرح اسلام کی زندگی پر مُہر لگ جائے اور ایسا شخص الحمد للہ کہ ہم میں موجود ہے اور وہ وہی ہے جو آج

ہمارا امام ہے مگر آہ کس بیدردی کے ساتھ کہا جاتا ہے کہ اُسی شخص کو دنیا کے سامنے نہ پیش کرو۔ دوسرے لفظوں میں گویا یہ کہ اسلام میں سے اُس کی روح نکال کر بیجان نفس کو دنیا کے سامنے پیش کرو کیا یہ اسلام کی خیر خواہی ہے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ اس دلیل کو جو خدا نے اسلام کی صداقت پر دنیا کے سامنے پیش کی ہے چھپانا ہے جو سخت غلطی ہے۔ لیکن الحمد للہ کہ خدا تعالیٰ کے زبردست ہاتھ نے خود ہی اس غلطی کی اصلاح کر دی اور اخبار کے ایڈیٹر صاحب جب اسلام کی زندگی کا نام آیا تو خود ہی نکل گئے افسوس ہے کہ حضرت مرزا صاحب کا وجود جو بطور برہان اور نیّر کے ہے۔ اس پر تو مسلمانوں کو ناز کرنا چاہیئے تھا کہ آج اس شخص کے وجود کو پیش کر کے ہم اس دنگل میں جو مذاہب کا لگا ہوا ہے کل مذاہب پر فتح پاتے ہیں۔ اس وجود کو تو بطور فخر اور ناز کے پیش کرنا چاہیئے۔ نہ کہ چھپانا چاہیئے۔ مجھے تو جب یہ خیال آجایا کرتا ہے۔ تو میری روح وجد کرنے لگتی ہے۔ کہ یا اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر کہ اس ضلالت کے طوفان میں کیسی مستحکم دلیل ہمیں عطا کی ہے خدا تعالیٰ اس حجۃ الاسلام کو دیر تک ہم میں رکھے اور اسلام کا غلبہ اس شخص کے ہاتھ پر ہوا۔ اور ہمیں اس شخص کے خدام میں خدا تعالیٰ آخرت میں کھڑا کرے۔

الراقم

احمد کے در کا بھکاری۔ بشارت احمد عفی اللہ عنہ

چراغ دین کے متعلق پیشگوئی کے الفاظ

(منقول از دافع البلاء مطبوعہ ۱۹۰۲ء)

رات اسی شخص چراغ دین کا ایک اور مضمون پڑھا گیا تو معلوم ہوا کہ وہ مضمون بڑا خطرناک اور زہریلا اور اسلام کے لئے مضر ہے اور سر سے پیر تک لغو اور باطل باتوں سے بھرا ہوا ہے چنانچہ اس میں لکھا ہے کہ میں رسول ہوں اور رسول بھی اولوالعزم۔ اور اپنا کام یہ لکھا ہے کہ عیسائیوں اور مسلمانوں میں صلح کراوے اور قرآن اور انجیل کا تفرقہ باہمی دور کر دے اور ابن مریم کا ایک حواری بن کر یہ خدمت کرے اور رسول کہلاوے اور ہر ایک شخص جانتا ہے کہ قرآن شریف نے کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ وہ انجیل یا توریت سے صلح کرے گا بلکہ ان کتابوں کو محرف مبدل اور ناقص اور ناتمام قرار دیا ہے۔ اور تاج نتاص الیوم اکملت لکم دینکم کا اپنے سر رکھا ہے ... کہ یہ سب کتابیں انجیل توریت قرآن شریف کے مقابل پر ... اور محرف اور مبدل ہیں اور تمام بھلائی قرآن میں ہے ... اور آج آسمان کے نیچے بجز قرآن حمید کے اور کوئی کتاب نہیں ... ہر ایک عقل اور نہ تمام ... یہ کس قدر خدا کے پاک ...

کی ہتک عزت ہے۔ گویا رسالت اور نبوت بازیچہ اطفال ہے نادانی سے یہ نہیں سمجھتا کہ گو پہلے زمانوں میں بعض رسولوں کی تائید میں اور رسول بھی ان کے زمانہ میں ہوئے تھے جیسا کہ حضرت موسیٰ کے ساتھ ہارون لیکن خاتم الانبیاء اور خاتم الاولیاء اس طریق سے مستثنیٰ ہے اور جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دوسرا کوئی مامور اور رسول نہیں تھا اور تمام صحابہ ایک ہی ہادی کے پیرو تھے اسی طرح اس جگہ بھی ایک ہی ہادی کے سب پیرو ہیں۔ کسی کو دعویٰ نہیں پہنچتا کہ وہ نعوذ باللہ رسول کہلاوے۔ . . . . . . قریباً تیس سال سے یہ سلسلہ جاری ہے۔ مگر اُس نے (چراغدین) تو صرف چند ماہ سے پیدائش لی ہے اور میں اُس کی شکل بھی اچھی طرح سے شناخت نہیں کر سکتا۔ کہ وہ کون ہے اور نہ وہ ہماری صحبت میں رہا۔ . . . . . میں تو جانتا ہوں کہ وہ ان تمام کوچوں سے محروم ہے۔ **نفس امارہ کی غلطی** نے اس کو خودستائی پر آمادہ کیا ہے۔ پس آج کی تاریخ سے وہ ہماری جماعت سے منقطع ہے۔ . . . . . . چراغدین کی نسبت میں مضمون لکھ رہا تھا کہ تھوڑی سی غنودگی ہو کر مجھکو خدائے عزّوجل کی طرف سے یہ الہام ہوا۔ **نزل بہ جبیز** یعنی اس پر جبیز نازل ہوا۔ اور اسی کو اس نے الہام یا رؤیا سمجھ لیا۔ جبیز دراصل خشک اور بے مزہ روٹی کو کہتے ہیں جس میں کوئی حلاوت نہ ہو اور مشکل سے حلق میں سے اتر سکے۔ اور مرد بخیل اور لئیم کو بھی کہتے ہیں جس کی طبیعت میں کمینگی اور روڑہ پاگی اور بخل کا حصہ زیادہ ہو اور اس جگہ جبیز سے مراد وہ حدیث النفس اور اضغاث الاحلام ہیں جن کے ساتھ آسمانی روشنی نہیں اور بخل کے آثار موجود ہیں اور ایسے خیالات خشک مجاہدات کا نتیجہ یا تمنا اور آرزو کے وقت القاء شیطانی ہوتا ہے اور یا خشکی اور سوداوی مواد کی وجہ سے کبھی انسانی آرزو کے وقت ایسے خیالات کا دل پر القاء ہو جاتا ہے اور چونکہ ان کے نیچے کوئی روحانیت نہیں ہوتی۔ اس لئے الٰہی اصطلاح میں ایسے خیالات کا نام جبیز ہے اور علاج توبہ و استغفار اور ایسے خیالات سے اعراض کلی ہے ورنہ جبیز کی کثرت سے دیوانگی کا اندیشہ ہے۔ خدا ہر ایک کو اس بلا سے محفوظ رکھے۔ منہ۔

رات کو عین خسوف قمر کے وقت میں چراغدین کی نسبت مجھے یہ الہام ہوا۔ **انی اذیبہ۔ من یریب طین فناکر دوں گا**۔ میں غارت کر دوں گا۔ میں غضب نازل کروں گا۔ اگر اس نے شک کیا اور اس پر ایمان نہ لایا۔ اور رسالت اور مامور ہونے کے دعوے سے توبہ نہ کی۔ اور خدا کے انصار میں جو سالہائے دراز سے خدمت اور نصرت میں مشغول اور دن رات صحبت میں رہتے ہیں ان سے عذر تقصیر نہ کرائی کیونکہ اس نے جماعت کے تمام مخلصوں کی توہین کی کہ اپنے نفس کو ان سب پر مقدم کر لیا۔ حالانکہ خدا نے بار بار براہین احمدیہ میں ان کی تعریف کی اور ان کو سابقین قرار دیا اور کہا۔ **اصحاب الصفۃ وما ادراک ما اصحاب الصفۃ**۔

اور جبیز اس خشک روٹی کو کہتے ہیں کہ دانت اس کو توڑ نہ سکیں اور وہ دانت کو توڑے اور حلق سے مشکل سے اترے اور سامعا کو بیمار اور قولنج پیدا کرے۔ پس اس لفظ سے بتایا گیا کہ چراغ الدین کی یہ رسالت اور یہ الہام محض جبیز اور اس کے لئے مہلک ہیں۔ مگر دوسرے اصحاب جن کی توہین کرتا ہے۔ ان پر مائدہ نازل ہوتا ہے اور ان کو خدا کی رحمت سے بڑا حصہ ہے۔

مائدہ چیزیست و گر خشک نان چیزے دگر
خوردنی ہرگز نباشد نان خشک اے بے ہنر
دوستان را مائدہ بدہند از مہر و کرم
پارہ ہائے خشک نان بیگانگان را نیز ہم
نیز ہم پیش سگاں آں خشک ناں مے افگنند
مائدہ از لطف ہا پیش عزیزاں مے برند
ترک کن ایں خشک ناں را ہوش کن فرزانہ باش
گر خردمندی پے آں مائدہ دیوانہ باش

ضرورت ہے

مدرسہ تعلیم الاسلام کے واسطے ایک مدرس جونیر ٹرینڈ کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت ہوگی۔
درخواستیں آویں بنام۔ سکرٹری مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان ضلع گورداسپور

رسید زر

تاریخ	نمبر	نام	رقم
۲۸ مارچ ۱۹۰۶ء	۱۰۷۶	ارتضیٰ علی صاحب	ے
۲۸ ” ”	۸۲۵	محمد امام الدین صاحب	عا ۱۲/
۲۸ ” ”	۱۰۲۵	محمد فاضل صاحب	عا
۲۹ ” ”	۱۰۸۸	رحمت علی صاحب	عا ۱۲/
۲۹ ” ”	۱۰۴۰	مہتاب الدین صاحب	عا ۱۴/
۲۹ ” ”	۲۰۰	محمد حسین صاحب	ے
۲۹ ” ”	۱۰۱۱	سید نعمت علی شاہ صاحب	عا ۱۲/
۲۹ ” ”	۱۴۶	عبداللہ صاحب	عا
۲۹ ” ”	۹۹۵	قاضی عبدالرحیم صاحب	عا ۱۲/
۳۱ ” ”	۱۰۹۷	حافظ شیر محمد صاحب	عہ
۳۱ ” ”	۵۵۰	محمد عبدالرحمان صاحب	عا ۸/
۳۱ ” ”	۹۲۲	غلام رسول صاحب	عا
یکم اپریل ۱۹۰۶ء	۱۰۹۰	خواجہ کمال الدین صاحب	عا
۲ ” ”	۱۰۹	محمد افضل صاحب	عا ۱۴/
۲ ” ”	۵۴۳	یوسف علی صاحب	عا ۱۴/
۲ ” ”	۱۰۹۴	محمد خان صاحب	عا ۱۴/

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مکرمی مخدومی جناب ایڈیٹر صاحب بدر سلمہ ربہ - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - میں آپکے اخبار گوہربار میں چند سطور داسطے اندراج تحریر کرکے بھیجتا ہوں امید ہے - آپ ٹوٹے پھوٹے الفاظ کو جوڑکر ضرور درج فرماوینگے - فقط - والسلام

چشمہ مسیح کی اشاعت قصور میں

آپکے اخبار میں چشمہ مسیح کا اشتہار پڑھکر جماعت احمدیہ قصور نے مشورہ کیا کہ چشمہ مسیح کی بہت سی کاپیاں منگوائی جاویں اور ان کو مفت تقسیم کرا دیا جاوے - اور جس دجل کو پادری واعظین گلی گلی کوچوں کوچوں میں لیے پھرتے ہیں اس کو طشت از بام کیا جاوے - چنانچہ اسی وقت چندہ جمع کرکے ۲۵ عدد کاپیاں قادیان سے منگوانے کیواسطے خط تحریر کر دیا گیا - اور پھر جناب خاں بہادر جناب شیخ میراں بخش صاحب بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و سب جج بہادر جو اس سلسلہ عالیہ سے نہایت درجہ کی دلچسپی رکھتے ہیں - انہوں نے بھی بیس عدد کاپیاں منگواکر مفت تقسیم کرنے کا حکم صادر فرمایا چنانچہ ۴ - اپریل ۱۹۰۶ء کو کل ۴۵ عدد کاپیاں بذریعہ وی پی پہنچ گئی تھیں - پھر جلسہ ہوا کہ ایک عام جلسہ کیا جاوے - اور اس میں چشمہ مسیح کو پڑھکر سنایا جاوے چنانچہ اسی وقت ایک اشتہار بوجہ نہ ہونے پریس کے قلمی لکھکر تمام شہر کے دروازوں پر اور دیگر جگہ پر چسپاں کیا گیا - جس کا مضمون یہ تھا -

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ایک پادری کی کرتوت

کبھی نصرت نہیں ملتی در مولا سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو

صاحبان - اہل اسلام اور عیسائیت کا مدت سے مقابلہ چلا آیا ہے مگر اب مذہب عیسوی کا خاتمہ قریب ہے - کیوں کہ اب روشنی کا زمانہ آگیا ہے اور خود یورپ کے محققین نے انجیل پر حملے کرنے شروع کر دیے ہیں جو پبلک پر پوشیدہ نہیں - مگر ہندوستان کے سیاہ رنگ کے پادری اب بھی مردہ خدا کو پیش کرتے ہیں حالانکہ وہ مٹی سے مرکب ہو چکا ہے - حال میں ایک پادری نے رسالہ ینابیع الاسلام نام لکھکر شائع کیا ہے - جس میں اس نے مسلمانوں کے دل دکھانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا اور قرآن پاک پر بیجا حملے کرکے اپنی اندرونی نجاست کو ظاہر کیا ہے - جس کو پڑھکر ہر ایک مسلمان کا دل کباب ہو جاتا ہے - چنانچہ ینابیع الاسلام کا جواب اس باغیرت مردنے یعنی ہمارے آقا و دنامدار حضرت سیدنا بروح القدس حضرت جناب مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ السلام قادیانی نے نہایت تہذیب اور حقائق و معارف سے تحریر فرمایا ہے - اس لئے ہماری منشا ہے کہ اس کو عام پبلک میں جلسہ کرکے سنا دیا جاوے چنانچہ بروز جمعہ مطابق ۶ - اپریل ۱۹۰۶ء بر مکان مرزا افضل بیگ صاحب مختار احمدی بیرون دروازہ موری ۵ بجے شام کے شروع ہوگا - اس لئے آریہ و عیسائی و اہل اسلام کی خدمت میں نہایت ادب سے التماس ہے کہ وقت مقررہ پر تشریف فرما کر روحانی فیض اٹھاویں

نوٹ - کسی صاحب کو جلسہ میں بحث کرنے کی اجازت نہیں ہے

المشتہران

جماعت احمدیہ قصور - ۴ - اپریل ۱۹۰۶ء

۶ - اپریل ۱۹۰۶ء کو ۵ بجے شام مکان مرزا افضل بیگ صاحب مختار عدالت قصور جلسہ شروع ہوا - ہم کو امید نہ تھی کہ لوگ آئیں گے - کیوں کہ اس شہر کے لوگ دنیا کے کاموں میں غرق ہیں اور سود نے ان کے دلوں کو مسخ کر دیا ہوا ہے - مگر معلوم ہوتا ہے کہ بعض روحیں سعید الفطرت بھی ہیں - لیکن ہماری امید کے برخلاف لوگ جمع ہو ہی گئے - معلوم ہوتا ہے - مولوی غلام دستگیر قصوری کے مباہلہ کی موت نے لوگوں کے دلوں کو ہلا دیا ہے - خیر ۵ بجے شام کے یہ عاجز جماعت کے حکم سے چشمہ مسیح کو سنانے کے واسطے اٹھا اور باواز بلند [illegible] ین کو سنایا گیا - آریہ اور اہل اسلام کی تعداد اچھی ہوگئی تھی - مگر افسوس مردہ پرست کچھ ایسے گھبرا گئے تھے کہ شکل تک نہ دکھائی - بلکہ اندرون کو منع کر دیا کہ وہاں نہ جانا - خیر ہم نے قریب ۸ بجے شام جلسہ برخواست کیا - لوگوں نے بڑی خوشی سے سنا - بلکہ مجھ کو تو بعض روحیں مستعد پائی جاتی ہیں جلسہ میں جو لوگ آئے ہوئے تھے - جلتے وقت سب کو ایک ایک کاپی چشمہ مسیح کی دی گئی - یعنی جو لوگ پڑھ سکتے تھے - باقی کاپیاں عیسائیوں کے گھروں میں ان کو بھیجا دی گئیں - اور غیر احمدی مسلمین جو شہر میں آتے ہیں - ان کو بھی ایک ایک کاپی دی گئی اور شہر کے روساء اور وکلاء و دیگر عہدہ داران جو ڈسٹرکٹ وغیرہ کو بھی دی گئی - گویا اس وقت قصور میں عیسائیوں کے واسطے ماتم کا دن ہے کیوں کہ ان کے مردہ خدا کی وہ قلعی کھلی گئی جس کو وہ چھپاتے پھرتے تھے -

[illegible] افسوس کہ بعض نام کے مسلمان اس جلسہ میں صرف اس [illegible] شریک نہ ہوئے کہ یہ تصنیف آقائے نامدار حضرت سیدنا بروح القدس جناب مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود قادیانی کا ہے - بلکہ کسی پر [illegible] اشتہار پڑھکر [illegible] کاپیاں لگائی گئیں [illegible] القدس کا - مگر وہ یاد رکھیں کب تک خدا کے نور کو سینہ [illegible] کی شہرت کریں گے - وہ نہیں بجھیگا - وہ [illegible] واسطے آیا ہے - اس کو [illegible] کرکے رہیگا - اور [illegible] بزبان خود گی غلام دستگیر [illegible] کی طرح آپ مرزا صاحب کے واسطے راستہ صاف کر جاوینگے - یہ کہتے ہیں کہ زلزلہ کیوں نہیں آیا - لوگ خود عذاب مانگتے ہیں - یا اللہ تو ان کو ہدایت دے اور ان کو پہچان دے کہ تیرے مسیح موعود کو پہچان لیں - والسلام

خاکسار قاضی حبیب اللہ احمدی - از قصور - ۷ - اپریل ۱۹۰۶ء

اشاعت مکذبین کیواسطے ایک تجویز

مجھے ۲۲ کا بدر ملا - اس میں اخویم مولوی محمد علی صاحب کا خط ہے - آپ مجھے کوئی فہرست ایسی دے سکتے ہیں جہاں جماعت ہے پنجاب - ہندوستان - بنگال - بمبئی - حیدرآباد - سب کی - الحکم سے بھی آپ امداد لے سکتے ہیں - ایسی فہرست پہنچنے پر ایک خاص انتظام کروں گا - یا تو ڈیپوٹیشن یا کچھ اور - میں نے ارادہ کیا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ ایک سو اپنے پاس سے خرچ ڈیپوٹیشن میں دوں - اگر مولوی محمد علی صاحب اس تجویز کو پسند فرماویں - یا مجھ سے سو روپیہ فنڈ میں لے لیں - ۹ ہزار روپیہ دو پرچوں کے لئے درکار ہے - ۹۰ شخص سو سو روپیہ دیویں تو سہل ہے - ۹۰ شخص ایسے ہیں اور ضرور ہیں - میں تو بہت کم حیثیت شخص ہوں - صرف ۴۰ روپیہ تنخواہ پاتا ہوں جب میں پیٹ کاٹ کر سو روپیہ دیتا ہوں - تو حیف ہے مجھ سے عیالدار کے مقابلہ میں اور لوگ چندہ کیوں نہ دیں - آپ مجھے اس کے متعلق لکھیں کہ کیا تدبیر کی جاوے آیا ڈیپوٹیشن مناسب ہے یا فہرست کھولنا اور ایسے اشخاص کو لکھنا مناسب ہے -

ذوالفقار

رسید زر

۲۲ - مارچ ۱۹۰۶ء - ۸۴۷ - محمد بخش صاحب
۲۲ " " - ۹۱۳ - محمد شریف صاحب ۱۲/
۲۲ " " - ۲۵۸ - حافظ محمد دین صاحب ۸/
۲۲ " " - [illegible] - اللہ لوک صاحب ۳/
۲۲ " " - [illegible] - نورالدین صاحب ۸/
۲۵ " " - ۵۲ - مرزا غلام حیدر بیگ صاحب عہ/
۲۵ " " - ۵۴ - شیخ فضل کریم صاحب ۶
۲۶ " " - ۱۰۳ - محمد نصیر علی شاہ صاحب ۱۲/
۲۶ " " - ۱۲۸ - عبداللہ و اللہ بخش صاحبان ۱۲/
۲۶ " " - ۱۹۱ - علی بخش صاحب للعہ/ ۸/
۲۷ " " - [illegible] - مستری امام الدین صاحب ۸/
۲۷ " " - ۴۷۹ - محمد الدین صاحب عہ
۲۹ " " - ۱۰۱ - منشی عبدالحی صاحب عہ ۸

حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ

کی علالت۔ حسن خاتمہ اور اس سے احمدی قوم اور اہل تقوےٰ اصحاب کے لئے مفید سبق

(رقم زدہ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب)

(گذشتہ سے پیوستہ)

خدا کی رحمت اور نماز جنازہ جب مولوی صاحب مرحوم فوت ہوئے تو قریباً ۲½ بجے دن کا وقت تھا اور جونہی کہ مولویصاحب کی رُوح نے پرواز کیا یکایک سُرخ رنگ کا بادل مغرب سے اُٹھا اور رفتہ رفتہ تمام محیطِ آسمان ہوگیا۔ اور جونہی کہ مولوی صاحب کا جنازہ مدرسہ کے نزدیک کھلے میدان میں لے گئے اور کثرت سے لوگ جنازہ کے لئے اکٹھے ہوئے۔ اس وقت نرم سی آندھی چلنی شروع ہوئی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ہوا ہر طرف سے آتی ہے اور عین مولوی صاحب کے جنازہ کی جگہ اس کا زور کم ہو جاتا ہے۔ ہوا کی اس خاص حرکت میں ایک قوت ارادی پائی جاتی تھی گویا کہ خدا کے فرشتے ہوا کو دھکیل کر اس جگہ لاتے تھے تاکہ وہ بھی اس مبارک انسان کے جنازہ میں شامل ہوں اور اس سچے مومن پر صلوٰۃ کہیں اور خدا سے اس کے لئے رحمت اور مغفرت کے طلبگار ہوں۔ اور جونہی کہ مولویصاحب کے مُنہ پر سے کفن اُتار گیا تاکہ لوگ آپ کا مبارک اور نورانی چہرہ دیکھیں۔ آسمان سے بوندیں ٹپکنی شروع ہوئیں۔ چوں کہ یہ مولویصاحب کی آخری زیارت تھی اس لئے قریباً سب احباب جو اس جگہ موجود تھے۔ اپنے جوشِ محبت سے چشم پُر آب تھے اور بعض بے اختیار ہو کر رو رہے تھے اور آسمان سے بھی جو قطرے گرتے تھے وہ بالکل رونے سے مشابہ تھے گویا کہ اس وقت ہمارے سامنے ایک ایسے مومن کا نمونہ تھا کہ جس کے مرنے پر زمین اور آسمان دونو روتے تھے۔

مولویصاحب کے انتقال کے بعد آسمان پر بادلوں کا چھا جانا بالکل ایک غیر معمولی امر تھا۔ یہ بادل ۱۱۔ اکتوبر بعد از دوپہر سے شروع ہو کر اگلے روز صبح کے قریب گیارہ بجے تک رہے۔ یعنی جب کہ مولویصاحب کو دفن[1] کرنے سے ہم لوگ فارغ ہوئے اور اس سے پہلے بہی مطلع بہت دنوں سے برابر صاف تھا۔ اور کوئی بارش کا موسم نہ تہا اور بعد میں بہی صاف ہی رہا۔

جیسے کہ میں نے پہلے بہی ذکر کیا ہے۔ حضرۃ اقدسؑ کی طبیعت چوٹ لگنے کے باعث بہت سا خون نکل جانے کی وجہ سے اور کئی راتوں کی بے خوابی اور بے آرامی سے بہت ضعیف اور کمزور تھی اور بوجہ دوران سر اور ضعف قلب کے اور بہی اس قابل نہ تھے کہ سیڑھیاں چڑھ سکیں یا اُتر سکیں اور یہی وجہ تہی کہ چونکہ مولوی صاحب موصوف اُوپر کے چوبارہ میں رہتے تھے۔ جہاں کہ انہوں نے اپنی بیماری کے ایام کاٹے۔ حضرت اقدسؑ نے بارہا چاہا اور کوشش کی کہ انکو اوپر کی منزل میں بحالت بیماری جاکر دیکھیں۔ مگر آپ ان کو نہ دیکھ سکے۔ لیکن جب مولوی صاحب کا انتقال ہوگیا۔ حضرت اقدس نے یہ گوارا نہ کیا کہ اس عزیز کا جنازہ خود نہ پڑھ دیں اور وہ پیارا جس کے علاج میں کسی قسم کا دقیقہ کوشش کا آپ نے نہ چھوڑ رکھا تھا (اور جن کی کہ ۱۵ روز تک ایسی مہلک بیماری میں زندگی بھی حضرت اقدس کی دعا ہی کا نتیجہ تہی۔) آپ نے یہ نہ چاہا کہ اس مرحوم کیلئے اس آخری دعا اور خدمت میں حصہ نہ لیں۔ اس لئے حضرت اقدس اپنے اوپر جبر کر کے اور بہت سی تکلیف گوارا کر کے مشکل سے نیچے اُترے اور نماز جنازہ کے لئے تشریف لے گئے

جس وقت کہ حضرت اقدس اس مرحوم کے جنازہ کے پاس پہنچے اس وقت کا نظارہ بہی قابل ذکر ہے۔ کثرت سے لوگ جنازہ کے لئے جمع تھے جونہی کہ حضرت اقدس پہنچے۔ مولوی صاحب کی نعش تک دو رویہ قطار میں لوگ کھڑے ہوگئے تاکہ حضرت مرحوم تک پہنچ سکیں اس وقت مولویصاحب مرحوم کے مُنہ پر سے کفن ایک طرف کیا گیا۔ حضرت اقدسؑ کچھ عرصہ تک مرحوم کے چہرہ کی طرف دیکھتے رہے اور مرحوم کے لئے دعا میں مشغول رہے۔ اس وقت ایسے محسن آقا کو اپنے جان نثار خادم کے سرہانے کھڑے دیکھکر (جس نے کہ اپنے عشق اور وفا کو اپنے مولیٰ کے قدموں میں جان دے کر اتمام کو پہنچایا اور اس بزرگ نے بھی اپنی مہربانی اور الطاف کا ایک ایسا نمونہ دکھایا کہ وہ آیندہ نسلوں کے لئے ایک اعلیٰ نمونہ ہوگا) سب حاضرین کے دل رقت سے بہر گئے اور سب پر ایک محویت کا عالم چھا گیا اور بعض دوست اور عزیز اپنے آپ کو ضبط نہ کر سکے اور پہوٹ پہوٹ کر رو دئے یہ وقت بھی حضرۃ اقدس کیواسطے ایک بڑا نازک وقت تہا اور یہ ایک سخت ابتلاء اور آزمائش کی گھڑی تھی اور یہ ایک ایسا امتحان تھا جس سے کہ سوائے خدا کے پاک بندوں کے اور کوئی پورے طور پر عہدہ برآ نہیں ہو سکتا۔

اب میں ایک عام مشاہدہ کی بات پیش کرتا ہوں۔ جس کسی کا ادنیٰ سا قبیلہ یا خویش و اقارب یا سوسائیٹی ہی کیوں نہ ہو۔ اس نے بہی یہ حالت دیکھی ہوگی کہ اگر کسی دنیادار کا کوئی عزیز سخت بیمار ہوا اور وہ بیماری کے ایام میں باوجود کوشش کے اسے نہ دیکھ سکا ہو اور اگر اُسے دیکھنا نصیب ہوا ہو تو بعد مرگ جب اس کا جنازہ لے جا رہے ہوں۔ ہر ایک نیک طینت اور شریف انسان جو انسانی حالات کی مختلف کیفیات کو اپنے لئے ایک سبق حاصل کرنے کے لئے مطالعہ کرنے کا عادی ہے یا لوگوں کی تکالیف کو دور کرنے کے لئے ایسے مواقع میں شامل ہوتا ہے وہ اس نظارہ کو اور جو ایسے وقت میں دل کی حالت ہوتی ہے خوب سمجھ سکتا ہے اور جیسے کہ وہ اس واقعہ کو پڑہے گا۔ اس کی آنکھوں کے آگے وہ نظارہ پھر جائے گا۔ جس کی طرف میں توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ میں نے اکثر دیکھا ہے کہ ایسی حالت میں والدین اور رفقا اکثر بے صبری کا اظہار کرتے ہیں یا ان کے مُنہ سے یاس اور ناامیدی کے کلمات نکلتے ہیں یا ان کو رونے اور چلانے کے سوائے اور کچھ نہیں سوجھتا مگر حضرت اقدس نے کمال صبر اور رضا بالقضاء کا نمونہ دکھایا کہ اس درد انگیز حالت کے وارد ہونے پر بھی سوائے اس کے کہ مرحوم کے لئے دعا کی اور کوئی لفظ مُنہ سے نہ نکالا۔ حالانکہ مرحوم مولویصاحب حضرت اقدس کو اپنی اولاد بلکہ اس سے بھی زیادہ عزیز تھے۔ اور ان کی محبت اس مرحوم کے ساتھ اس کے والدین سے بھی زیادہ تھی اور نماز جنازہ بڑے استقلال سے خود پڑھائی اور اس میں مرحوم کے لئے بہت دیر تک دعائے مغفرۃ کرتے رہے۔ اللّٰھم اغفرہٗ واکرم نزلہٗ۔ واحسن مثواہٗ آمین۔

شدت ابتلاء میں رضاء بالقضاء اس میں کچھ شک نہیں کہ حضرت اقدسؑ کو مولوی صاحب مرحوم کی مفارقت سے بہت صدمہ ہوا اور جنازہ پڑھ کر جب گھر تشریف لے گئے۔ تو فرمایا کہ مجھے ایسا معلوم ہوتا تہا کہ زمین میرے پاؤں کے نیچے سے نکلتی جاتی ہے۔ جیسے کہ زلزلہ آتا ہے۔ اور یہ بلحاظ بشریت کے ضروری تھا۔ کیونکہ حضرت اقدس کو مولویصاحب مرحوم سے جو محبت تہی کسی دنیادی رشتہ میں اس کی نظیر ملنی محال ہے۔ باوجود اس قدر صدمہ کے آپ کی زبان سے ہر وقت سوائے خداتعالےٰ کے صبر اور شکر کے اور کوئی کلمہ نہ نکلتا تھا۔ بلکہ مجھے اچھی طرح سے معلوم ہے کہ گھر میں مستورات کو خدا کی رضا پر راضی رہنے کے لئے اور اس کی تقدیر سے سچی صلح کرنے کے لئے اور اس کو اپنا رب اور مربی سمجھنے کے لئے ہر وقت تلقین کرتے تھے اور حضرت اقدسؑ کی دعا و نصائح ہی کا نتیجہ تھا کہ مستورات نے خصوصاً مولویصاحب کی ہر دو بیویوں نے جن کا کہ بہت بڑا سہارا مولویصاحب کے دم سے تہا (کیونکہ انکی اولاد بہی کوئی نہ تہی)۔

---

[1] مولویصاحب کا جنازہ چونکہ قریب شام پڑہا گیا تہا اور قبر تیار نہ تہی اس لئے اگلی صبح کو دفن کئے گئے۔ منہ

[2] حضرت اقدس علیہ السلام نے دست تو دعائے تو ترحم زخدا اپر کیسا مبارک ہے وہ کہ جسکا جنازہ خود حضرت مسیح موعود پڑہیں۔

[3] مگر خدا کے فضل سے مولویصاحب کی روحانی اولاد کثرت سے ان کے لئے دعا کرنیوالی۔ اور انکی روح کو ثواب پہنچانیوالی اب بہی موجود ہے یعنی وہ لوگ جنہوں نے آپ کے فیض صحبت سے اسلام کو اور اسلام کے سچے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ان کے سچے نائب امام زمان حضرت مسیح موعودؑ ...

کوئی جزع وفزع نہ کیا جیسے کہ عام طور پر اس ملک میں مستورات کا دستور ہے۔

اس وقت مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت کا نقشہ یاد آتا ہے کہ جو حدیث میں سرور کائنات کے فرزند ابراہیم کی وفات کے تذکرہ میں مذکور ہے۔ حضرت اقدس کی مولوی صاحب کے وفات کے موقعہ پر وہی حالت تھی۔ جو اس دردناک واقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کی ہوگی۔ جو کہ آنحضرت کے مفصلہ ذیل الفاظ سے پائی جاتی ہے۔ جو اس پیارے بچہ کی نعش کو جوش محبت سے بوسہ دینے کے بعد حضور نے فرمائے۔

ان العین تدمع والقلب یحزن ولا نقول الا ما یرضی ربنا وانا بفراقک یا ابراہیم لمحزونون

یعنی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں اور دل غم سے بھرا ہوا ہے اور ہم اس واقعہ پر سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہتے کہ جو کچھ کہ اللہ تعالیٰ نے کیا ہم اس پر راضی ہیں اور اے ابراہیم تیرے فراق سے ہم غمگین ہیں۔

رضا بالقضا کا ثمرہ عام طور پر ہم دیکھتے ہیں کہ ایسے صدمات سے جیسے کہ حضرت اقدس کو پہنچا۔ بعض لوگ مارے غم کے نیم دیوانہ ہو جاتے ہیں اور بعض کے اعصاب کو اس قدر ضعف پہنچتا ہے کہ گویا جوانی میں بوڑھے ہو جاتے ہیں اور [illegible] موت کا منہ دیکھتے ہیں یا زندہ درگور ہو جاتے ہیں اور بعض طرح طرح کے عوارض اور بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ یا کم از کم کئی روز تک ان کو اس غم اور فکر سے نجات نہیں ملتی اور ہر وقت یہی تذکرہ اور رونا ہوتا ہے۔ مگر جو لوگ کہ خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہیں اور اس کی قضا و قدر پر سچے دل سے راضی ہو جاتے ہیں۔ ان پر اس کی رحمتوں کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کے دل پر ایک ٹھنڈک اور سکون نازل کرتا ہے۔ ایک آن کی آن بیشک بتقاضائے بشریت ان کے دل پر صدمہ ہوتا ہو مگر اس کے بعد فوراً ان کے دل کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک قوت اور شجاعت دی جاتی ہے اور وہ صبر اور استقلال کے ساتھ اس مصیبت کو برداشت کرتے ہیں اور وہ ایک آن کے لئے بھی خدا تعالیٰ پر بدظن نہیں ہوتے اور اس کی رحمتوں سے مایوس نہیں ہوتے۔ اس کے صلہ میں [illegible] ان کو ان بدنتائج سے محفوظ رکھتا ہے اور جن سے کہ ایک دنیادار اور خدا کی رحمتوں سے مایوس انسان اپنے لئے ایک [illegible] اور ہلاکت کا منہ دیکھتا ہے۔ دوسرے جہان اور اس دنیا میں ان کی دستگیری کرتا ہے۔ اور ان کے لئے اپنے فضل سے ایسے اسباب مہیا کرتا ہے کہ وہ آگے سے زیادہ خوش حال ہو جاتے ہیں۔ اور ان کا کل کام اللہ تعالیٰ [illegible] اور جو کچھ کہ وہ خدا کی راہ میں کھوتے ہیں اس سے بڑھ کر ان کو دیا جاتا ہے۔

اور اس اگلے جہان میں جو کچھ کہ وہ پاتے ہیں۔ اس کا اندازہ کرنا محال ہے۔ ایسے لوگوں کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اولئک علیہم صلوٰت من ربہم ورحمۃ واولئک ہم المھتدون یعنی ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ اپنی صلوٰۃ (یعنی درود) بھیجتا ہے۔ اور اپنی رحمت انپر نازل کرتا ہے اور اصل ہدایت یافتہ یہی لوگ ہیں۔

مذکورہ بالا آیت کے ماقبل اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولنبلونکم بشیء من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرین الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اولئک علیہم صلوٰت من ربہم ورحمۃ واولئک ہم المھتدون۔

اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ کسی شخص کے سچے ایماندار اور متقی ہونے کا اس سے بڑھ کر کوئی اور عملی ثبوت نہیں کہ جو شخص خدا تعالیٰ کی طرف سے کسی خوف۔ بھوک۔ نقصان مال۔ نقصان جان یا نقصان ثمرات کی مصیبت میں مبتلا ہو اور وہ اس پر بھی صبر کرے اور خدا کی رضا پر شاکر رہے اور ایسی مصیبت کے نازل ہونے کے وقت یہ کہے کہ ہمارا سب کچھ خدا ہی کا ہے۔ اور ہم نے خود بھی اسی کی درگاہ میں حاضر ہونا ہے۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ مولانا صاحب مرحوم کی بیماری میں حضرت اقدس کو ابتلاء کے ان تمام مدارج کو طے کرنا پڑا اور انہوں نے اعلیٰ درجہ کا نمونہ اپنے خدا تعالیٰ پر ایمان اور اس کی رضا پر راضی رہنے کا دکھایا۔ یہ تو حضرت اقدس کے اپنے صبر و استقلال کا نمونہ ہے جو ہم نے دیکھا۔ دوسرا غور طلب امر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ [illegible] عدہ مومنین کے ساتھ ہے اور اس صبر کے صلہ میں [illegible] ان پر صلوٰۃ اور رحمت نازل کرے گا وہ حضرت اقدس کے حق میں کس طرح ہوا۔ اب میں خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر اصل اور سچے واقعات پیش کرتا ہوں۔ (جیسے کہ میں نے محض بہبودی خلائق کے لئے جو کچھ لکھا ہے سچ لکھا ہے اور خدا تعالیٰ شاہد ہے کہ سچ لکھا ہے اور میں نے مبالغہ سے کام نہیں لیا اور ہرگز نہیں لیا) [illegible] کو کہ واقعات کی بنا پر اپنے حضرت اقدس کے منجانب اللہ ہونے پر ثبوت کی تلاش [illegible] [illegible] [illegible] سمجھے۔ کہ وہ [illegible] اس جہان میں خدا کی رحمت اور فضل [illegible] ہوگا۔ [illegible] چہرہ [illegible] اس جہان اور [illegible]

میں خدا کی لعنت اور غضب سے حصہ لیگا۔ ربنا ولا تجعلنا منہم۔ آمین۔

حضرت اقدس کو جیسا کہ میں نے پہلے ذکر کیا ہے اس بیماری کے ایام میں مختلف رویا و الہامات کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مولوی صاحب مرحوم کی بیماری کے انجام سے اطلاع ملتی رہی۔ جس سے کہ اللہ تعالیٰ نے شروع سے ہی ان کے دل کو آہستہ آہستہ اس قضا و قدر کے قبول کرنے کے لئے تیار کیا۔ (جیسے کہ پہلے تفصیلاً بیان ہو چکا ہے)* وفات سے چند روز پہلے یہ الہام بھی ہوا کہ تؤثرون الحیٰوۃ الدنیا یعنی کیا تم اس دنیاوی زندگی کو پسند کرتے ہو (مولوی صاحب کی طرف اس میں اشارہ تھا جن کے لئے دعا کیجاتی تھی کہ شاید اللہ تعالیٰ اپنے قضا و قدر کو ٹالدے یا اس میں عرصہ تک تاخیر ڈالدے) کیونکہ ہمیشہ سے یہی طریق انبیاء علیہ السلام کا چلا آیا ہے جب کبھی کوئی مصیبت یا غم آنے والا ہوتا ہے۔ تو وہ اس کے فضل سے کبھی مایوس نہیں ہوتے۔ حیات دنیا پر بہت زور نہیں دینا چاہیے [illegible] اس قابل ہے۔ کہ اس سے دل توڑ کر اس جگہ دل لگایا جاوے۔ جہاں حیات ابدی ملتی ہے۔ پھر مرحوم مولوی صاحب کی وفات سے تھوڑا عرصہ پہلے یہ الہام ہوا تھا کہ ارید الخیر یعنی میں خیر کا ارادہ رکھتا ہوں یہ بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے حضرت اقدس و کل جماعت کی تسلی کے لئے الہام تھا۔ جس سے مولوی صاحب کے حسن خاتمہ کی طرف اشارہ تھا اور اس میں یہ بھی اشارہ تھا کہ اللہ تعالیٰ ان کی وفات سے احمدی جماعت کو کوئی ضعف نہ پہنچنے دیگا۔ اسی کے ساتھ ہی یہ بھی الہام تھا کہ یا ایہا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم۔ یعنی خدا ہی کی عبادت کرو جس نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ اس میں یہ اشارہ ہے کہ حد سے زیادہ کسی انسان سے محبت کرنی بھی ایک آدمی کو معبود بنا لینے کے برابر ہوتی ہے۔ یہ جماعت کے لئے اسی قسم کی

---

* بعض رویا اس قسم کے تھے کہ اس وقت ان کے معنے صحت کے سمجھے گئے تھے مگر بعد میں معلوم ہوا کہ ان سے درمیانی صحت مراد تھی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مولوی صاحب مرحوم کو اصل مرض یعنی کاربنکل سے تو قریباً بکلی صحت دیدی تھی مگر دوسرے الہامات میں موت کی تصریح تھی اور وہی تقدیر مبرم تھی جو اس طرح سے پوری ہوئی کہ مولوی صاحب مرحوم بالاخانہ میں رہتے تھے ان کی عادت تھی کہ جب سوتے تھے اکثر مکان کے [illegible] دروازے کھلے رکھتے تھے۔ رات کو چپائی کھلی رہی [illegible] سے ذات الجنب کا عارضہ ہو گیا جیسے کہ ان الہامات کا تطبیق سمجھا گیا۔ کفن میں لپیٹا گیا۔ وغیرہ ۲۷ سال کی عمر۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ کے الہام پورے ہوئے۔

نصیحت اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھی۔ جیسے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر حضرت ابوبکرؓ نے سب صحابہ کو مخاطب کرکے فرمایا تھا۔ من کان یعبد محمداً فان محمد قد مات ومن کان یعبد اللہ فان اللہ حی لا یموت۔ یعنی جو کوئی کہ محمد رسول اللہ کی پرستش کرتا تھا وہ سمجھ لے کہ محمد رسول تو فوت ہو گیا مگر جو خدا کی عبادت کرتا تھا۔ اس کے لئے خدا اب بھی اسی طرح سے زندہ ہے اور اس پر موت ہرگز اور کبھی بھی وارد نہ ہوگی۔ اس الہام میں یہ بشارت بھی تھی۔ کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کی خود ربوبیت کرے گا۔ اس سے مایوس مت ہو۔ یہ تھی خدا تعالیٰ کی صلوٰۃ اور رحمت جو حضرت اقدس پر مولوی صاحب مرحوم کی بیماری کے ابتدا سے لے کر انتہا تک ہوتی رہی۔ جس سے اللہ تعالیٰ نے ان کے دل کو اس صدمہ کو صبر و استقلال و ہمت مردانہ کے ساتھ قبول کرنے کے لئے طیار کیا اور ہمیشہ سے نصرت الٰہیہ حضرت اقدس کے اسی طرح سے شامل حال رہی ہے۔ جیسے کہ وہ فرماتے ہیں۔

ہاں خداوند کریم و دلبر و محبوب من
داد و ہر دم مید ہد تسکیں مرا چوں غمگسار

اور یہ اس الٰہی تسکین اور تسلی اور صلوٰۃ اور رحمت ہی کا نتیجہ تھا کہ حضرت اقدس نے اس شجاعت کے ساتھ سانحہ عظیمہ کو قبول کیا اور یہ نہیں کہ حضرت اقدس (خدانخواستہ) تصنع کے ساتھ صبر کا اظہار کرتے تھے۔ یا صبر کی تعلیم دیتے تھے۔ بلکہ میں ایمان سے کہتا ہوں کہ ان کے بدن میں قوت معلوم ہوتی تھی اور ان کے چہرہ سے اور طرز کلام سے اعلیٰ درجہ کی شجاعت کے آثار معلوم ہوتے تھے۔ اور الٰہی ربوبیت کا ایک نمایاں اثر حضرت اقدس میں معلوم ہوتا تھا یعنی اس قدر صدمہ کے بعد اس ضعیفی کے عالم میں بظاہر عام مشاہدہ کے رو سے یہ ضروری معلوم ہوتا تھا کہ حضرت اقدس (خدانخواستہ) پہلے سے زیادہ کمزور ہو جاتے اور کئی دن کے بعد جاکر ان کی طبیعت سنبھلتی۔ مگر ہم نے بالکل اس کے برعکس ✝ دیکھا کہ مولوی صاحب کی بیماری کے ایام میں تو حضرت اقدس سیڑھیاں بھی چڑھ سکتے تھے اور قریب چھ ہفتہ کے جمعہ کی نماز کے لئے بھی جامع مسجد میں نہ جا سکتے تھے مگر مولوی صاحب کی وفات کے ایک دن بعد ہی ان میں اتنی قوت ہو گئی کہ جمعہ کی نماز کے لئے مسجد اقصیٰ میں تشریف لے گئے اور اس کے بعد قریباً ہر روز باہر سیر کو تشریف لاتے رہے اور کئی روز تک جماعت کو اپنی ہر ایک تقریر میں صبر اور استقلال اور خدا کی رضا پر راضی رہنے کی تعلیم دیتے رہے اور سب کو ہر طرح سے تسلی اور تشفی دیتے تھے۔

خدام کو نصیحت عین اس وقت کہ ہم مولوی صاحب مرحوم کو دفن کرنے میں مشغول تھے۔ حضرت اقدسؑ کے بڑے صاحبزادے میاں بشیر الدین محمود احمد حضرت اقدسؑ کی طرف سے پیغام لائے کہ حضور علیہ السلام نے خاکسار اور جماعت کے دیگر سارے احباب کو فرمایا کہ دفن سے فراغت حاصل کرکے چھوٹی مسجد میں آ جاویں چنانچہ سب اس جگہ جمع ہوئے اور حضرت اقدس تشریف لائے اور جماعت کو یوں مخاطب کیا۔

مومن پر جب دکھ آوے شکر کرے کہ اس سے بڑھ کر نہیں آیا۔ اُم سلمہ کا پیارا خاوند جب مر گیا۔ اس کے دل میں خیال گزرا کہ اس سے بہتر مجھے کوئی چیز مل سکتی ہے؟ کہا ایمان بڑی چیز ہے۔ نا امید نہ ہو۔ اور انا للہ و انا الیہ راجعون کہا اور صبر کیا۔ خدا تعالیٰ نے اس صبر کا اسکو ایسا اجر دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آئیں اور سید کونین افضل البشر فخر الاولین والآخرین کی بیوی ہوئیں پھر اس کو اس شکر کی قدر معلوم ہوئی۔

پھر فرمایا۔ ہمیشہ اپنے رب کا خوف دل میں رکھو اور کسی چیز سے ایسا پیار نہ کرو۔ کہ خدا کی راہ میں اُسے دینے سے تمہارے دل میں کوئی ہرج واقع ہو۔ خدا کی راہ میں ہمیشہ ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار رہو۔ خدا تعالیٰ کی رحمت اور فضل سے تم کو حصہ ملیگا۔ پھر فرمایا ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ۔ یعنی صبر کرنیوالوں کے لئے حضرت اسماعیل اور ہاجرہ کے نمونہ کو مدنظر رکھنا چاہئیے۔ کس طرح سے اُن پر مصائب ٹوٹ پڑیں اور کیسے اللہ تعالیٰ نے ان کی قدردانی کی کہ جنہوں نے خدا کی راہ میں اپنی جان اور مال اور وطن اور ہر ایک چیز قربان کر دینے پر خدا کی رضا کو مقدم کیا تھا۔ انکو کیسا اجر ملا کہ ان کی ذریت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا اور ہر ایک خیر و خوبی سے انکو حصہ دیا۔ اور اب تک انکی یادگاریں ان مقامات کو حج کے ارکان میں شامل کیا جو ہمیشہ تک یادگار رہیگی۔ پھر فرمایا کہ جو کوئی خدا کی راہ میں کچھ کھوتا ہے اسکو بہت کچھ دیا جاتا ہے۔ پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آئے دن ایسے حادثات اپنے صحابہ میں پیش آتے تھے جیسے کہ ہم کو مولوی صاحب مرحوم کا حادثہ پیش آیا۔ ایک روز آپ کے ستر قاری شہید کئے گئے مگر خدا تعالیٰ نے آپ کو دل ہی ایسا دیا تھا۔ کہ وہ سب باتیں کی برداشت کرتے تھے۔ اور کسیکو اگر اس قدر غم پہنچتا جس قدر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا۔ تو وہ انہی غموں سے ہلاک ہو جاتا۔ فرمایا صحابہ ہر وقت خدا کی راہ میں جان فدا کرنے کے لئے تیار رہتے تھے اور دنیاوی زندگی کی مطلق کوئی پرواہ نہ کرتے تھے اور ہر وقت شہادت کے منتظر رہتے تھے۔ قرآن کریم نے ان کا خوب نقشہ کھینچا ہے کہ منہم من قضی نحبہ و منہم من ینتظر۔ یعنی ان میں سے بعض ہیں کہ خدا کی راہ میں جان فدا کر چکے ہیں اور بعض ابھی انتظار میں ہیں فرمایا۔ ایک صحابی کا بھائی جنگ میں شہید ہو گیا تھا۔ وہ کھجور کھانے لگا تھا۔ کہا لعنت ہے اے نفس تجھ پر۔ تیرا بھائی تو شہید ہو گیا ہے اور تو کھجوریں کھاتا ہے۔ کھجوریں پھینک دیں اور میدان جنگ میں جا دھسا۔ بہت لڑا اور شہید ہو گیا۔ فرمایا دنیا کی زندگی کو پیار نہ کرو۔ صحابہ کا نمونہ ہمیشہ مدنظر رکھو اور مصائب پر صبر کرو۔ خدا کی درگاہ سے نعم البدل پاؤ گے۔ فرمایا۔ ایک صحابی محنت کے لئے گیا ہوا تھا۔ اس کا ایک ہی بچہ تھا۔ اس کے پیچھے مر گیا۔ جب وہ شام کو گھر پر واپس آیا۔ اس کی بیوی (یعنی اس بچہ کی ماں نے) نے اس پر ظاہر نہ کیا کہ بچہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ اس کو صدمہ نہ ہو۔ خوش خوش اپنے خاوند کا خیر مقدم کیا۔ حسب سابق اس کو کھانا کھلایا۔ اسکی خدمت میں مصروف رہی۔ رات کو خاوند سے جماع کیا۔ فرشتہ نے آواز دی کہ اس صبر کے بدلہ ایک بچہ اللہ تعالیٰ تجھے عطا کریگا جو ایماندار اور کتاب کا محافظ ہوگا۔

خدا تعالیٰ پر نظر رکھو وہی سب فضلوں کا مالک ہے۔ وہی تمہاری دستگیری کریگا۔ جو شخص اپنے ہاتھ سے اپنی زندگی خدا کی نذر کرتا ہے اس کے اندر کوئی آلائش نہیں رہتی۔ مومن کو چاہئیے کہ خدا کو اختیار کرے اور اس زندگی کو خدا کے لئے سمجھے۔

خدا تعالیٰ دونوں پلڑوں کو دیکھتا ہے یعنی دین اور دنیا۔ مومن اور غیر مومن میں فرقان پہلے انسان اپنے اندر پیدا کرتا ہے۔ پھر آسمان سے نازل ہوتا ہے۔

حضرت اقدسؑ مرزا صاحب کے اس نمونے سے ایک سبق میاں ز جو حضرت اقدس مرزا صاحب کے اس سلوک کا نمونہ پیش کیا ہے جو مولوی صاحب مرحوم کی علالت میں ان سے ظہور میں آیا۔ یہ ایک کافی ثبوت ہے ان کے ایک اعلیٰ درجہ کے مسلمان اور مؤید من اللہ ہونے کا۔ کیا اس قسم کی وفاداری اور ... کبھی کسی مفتری

✝ مولوی صاحب کی بیماری کے عین آغاز کے دن یعنی جس روز پھنسی نکلی حضرت اقدس کو فنزع عیسیٰ و من معہ۔ یعنی حضرت مسیح موعود اور ان کی جماعت پر ایک بڑا اندوہ ناک حادثہ پیش آئیگا۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مولوی صاحب مرحوم کی زندگی کے اس طور سے خاتمہ کی طرف اشارہ تھا۔ جیسے کہ بیان کیا گیا۔

✝ حضرت اقدس کے ساتھ یہ قدیم سے سنت اللہ چلی آتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بیماری اور صدمہ کے بعد اکثر اوقات فوراً پہلے سے قوت اور ہمت دیتا ہے اور یہ امر خارق عادت ہے۔ میں نے خود کئی مرتبہ حضرت اقدس کو بعض عوارض میں سخت ضعف اور کمزوری کی حالت میں دیکھا۔ مگر معاً اصل عارضہ کے دور ہو جانے کے بعد انہیں پوری قوت اور طاقت پائی ہے جیسے کہ کبھی بیمار ہی نہ ہوئے تھے اور کئی دفعہ میں نے دیکھا ہے کہ بہت دنوں تک آپ کے اندر کوئی غذا نہیں گئی مگر عارضہ کے رفع ہونے کے بعد انکو ایسی طاقت میں پایا کہ جیسے کوئی عارضہ ہی نہ تھا اور بظاہر یہ معلوم ہوتا تھا کہ اس عرصہ میں گویا کہ ہر وقت اعلیٰ سے اعلیٰ غذیہ کھاتی رہی تھی اور حضرت اقدس کے نمونہ سے میں خیال کرتا ہوں کہ حضور سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا یہ فرمانا کہ والذی ھو یطعمنی و یسقین یہی معنی رکھتا تھا کیونکہ اصل میں کوئی روحانی غذا ہوتی ہے کہ جو اس قدر کہ عوارض و شدائد مصائب کیا لتیں بھی ان لوگو کی قوت کو قائم رکھتی ہے ورنہ جس قسم کی مخالفت اور تکالیف اور شدائد مصائب کی یہ لوگ گروہ برداشت کرتا ہے اور کسی انسان کا دل و گردہ نہیں کہ سوائے خدا کے اس خاص فضل کے انکی برداشت کر سکے۔ منہ۔

کی اللہ سے کوئی نیا دین آیا ہے۔ اور ایسی شدید مصائب کے اندر اللہ تعالیٰ نے توکل اور بھروسہ اور اس کی نصائب سے کامل علم کا نمونہ دین سے آپ نے سامنے پیش کیا ہے کیا یہ کسی ایسے انسان سے ظہور میں آیا ہے جو مؤید من اللہ نہ ہو بلکہ اس پر افترا کرنے والا ہو؟ خوب سوچو اور غور کرو۔ اور اللہ تعالیٰ سے استقامت چاہو کہ وہ تمہیں صراط مستقیم پر چلائے۔ اور دعا کرو کہ خدا کے مامور کی مخالفت یا اس کی صحبت سے بے بہرہ رہنے کی حالت میں خاتمہ نہ ہو جائے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو مر جاوے اور اپنے زمانہ کے امام کو نہ پہچانے وہ جہالت یعنی بے ایمانی کی موت مرتا ہے اور مومن کیلئے یہ سخت محرومی کا موجب ہے کہ اس کا خاتمہ اس طور سے ہو۔

مبارک وہ ہیں جو سعید الفطرت ہیں ان کے لئے بشارت ہو کہ وہ ضرور خدا کے فضل سے ہدایت پاویں گے چاہیئے کہ وہ خدا کی جناب میں دعا میں لگے رہیں اور اس سے ہر وقت استقامت چاہیں۔ آمین۔ حضرت اقدس فرماتے ہیں۔

رسید مژدہ ز غیبم کہ من ہمان مردم
کہ او مجدد این دین و رہنما باشد
لوائے ماینہ ہر سعید خواہد بود
ندائے فتح نمایاں بنام ما باشد
عجب مدار اگر خلق سوئے ما بدوند
کہ ہر کجا کہ غنی مے بود گدا باشد
گلے کہ روئے خزاں را گہے نخواہد دید
بباغ ماست اگر قسمت رسا باشد
منم مسیح بیاگ بلندے گویم
منم خلیفۂ شاہے کہ بر سما باشد
مقدر است کہ زمنے بریں اویم زمین
ہزار ہا دل عُبّاں برہم فدا باشد
زمین مردہ ہمیں خواست صیبوی الفاس
ز وعظ بے عملاں خود اثر کجا باشد
کشادہ اندر فضل گر کنوں نالی
ز نامساعدئے بخت نارسا باشد

(باقی آئندہ)

ریویو

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

شائقین قرآن شریف کو مژدہ

لغات القرآن کا پہلا حصہ چھپکر شائع ہو گیا

قرآن شریف خدا کی پاک کتاب عربی زبان میں ہے اور ہر مسلمان کے واسطے ضروری ہے کہ اس کے معانی کو سمجھے اور اس پر عمل کرے اہل ہند کے واسطے یہ امر مشکل ہے جب تک کہ قرآن شریف کی لغات کے ترجمہ سے ان کو آگاہی حاصل نہ ہو۔ پھر کسی زبان کی لغات کی پوری تشریح اس کا تثنیہ اور جمع اور اس کی مثالیں صرف اسی زبان میں بیان ہو سکتی ہیں دوسری زبان میں بیان نہیں ہو سکتیں۔ ان سب باتوں کو مدنظر رکھ کر عرب صاحب عبدالحی کے دل میں خیال آیا کہ لغات القرآن کی ایک ایسی جامع کتاب طیار کی جاوے جو با وجود ان تمام صفات کے پھر اہل ہند کے واسطے مفید ہو سکے یہ بات صرف اس طرح سے حاصل ہو سکتی تھی کہ کتاب عربی میں ہو اور ساتھ ساتھ ترجمہ اس کا اردو میں ہو۔ عربی تو عرب صاحب کی مادری زبان تھی اور پھر حضرت مولوی نورالدین صاحب کا کتب خانہ ان مخدوم کی مہربانی سے ان کے لئے کھلا تھا لیکن اردو کے واسطے انہوں نے ایک لائق سند یافتہ اور عزیز عالم مولوی محمد ظہور شاہ صاحب مدرس عربی مدرسہ تعلیم الاسلام کو اپنے ساتھ ملایا۔ اور بڑی محنت اور جانفشانی کے ساتھ ایک کتاب لغات القرآن کو طیار کیا ہے۔ جس کے چھپانے پر ایک زر کثیر خرچ ہوا ہے۔ کتاب تمام حروف یعنی الف سے عین تک ۴۸۸ صفحہ میں پوری ہوگئی ہے اور بعض دوستوں کے مشورہ سے اس کو حصہ اول کر کے شائع کر دیا گیا ہے اور باوجود اس قدر ضخامت اور اس قدر محنت اور خرچ کے قیمت صرف عہ رکھی گئی ہے چونکہ اس کتاب کو سب نے بہت پسند کیا ہے اور صرف ... جلد چھپوائی گئی ہے۔ اس واسطے جو صاحبان خریدنا چاہیں جلد درخواستیں بنام مصنف صاحب ... ارسال فرماویں۔ دوسرا حصہ زیر طبع ہے۔ محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔ وی پی منگوانا زیادہ محفوظ امر ہے۔ والسلام

ایک تحریک

مولوی محمد یٰسین صاحب داندسے تحریک فرماتے ہیں کہ اخبار کا کوئی ایک لاکھ پرچہ چھپوا کر تقسیم کیا جائے اور احباب سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ایسا عملی رنگ پیش کریں جس سے یہ اشاعت بھی ہو جائے اور کارخانہ اخبار پر بھی بوجھ نہ پڑے۔ منیجر

درس قرآن

بعض دوستوں کی تحریک پر جن میں ایک ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب ہیں۔ میں اس خیال میں ہوں کہ درس کی تمام اخبار کے ساتھ چند صفحات اور بڑھائے جاویں جن میں صرف درس قرآن ہی ہو۔ علاوہ اس کے [illegible] ہے جو صاحب چاہیں ان صفحات کو خرید فرماویں اور جو نہ چاہیں نہ لیں صاحب پر دپرائیٹر کے ساتھ ہی اس معاملہ میں خط و کتابت ہو رہی ہے اور ناظرین اخبار کی بھی رائے طلب کی جاتی ہے۔ منیجر

اخبار قادیان

۱۔ حضرت اقدس بمعہ اہل بیت خیر و عافیت سے ہیں اور عموماً روزانہ صبح اور نماز ظہر و عصر کے وقت باہر بیٹھتے ہیں۔

۲۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب کے درس کا نیا دور شروع ہے۔ اس دور میں آں مخدوم بالخصوص ہر درس میں یہ دکھا رہے ہیں کہ سارا قرآن شریف سورہ الحمد کی تفسیر ہے۔

۳۔ حضرت مولوی محمد احسن صاحب نے پیر گولڑوی کے جواب میں ایک رسالہ مختصر لکھا ہے اور اس میں پیر صاحب کی بیماری کے علاج کے واسطے ایک لطیف نسخہ بھی لکھا ہے۔

عام اخبار

ہولناک آتش فشانی اور زلزلہ۔ اٹلی ویو ریپین

ہفتہ گذشتہ کو سخت آیا اور غضب کی آتش فشانی ہوئی تمام رصدگاہ اور ریلوے برباد ہو گئی۔ چند سائنس دان عین وقت پر جان بچا گئے۔ کئی دیہات منہدم ہو گئے۔ کوہ وسوویس سے ۳۳ میل تک چاروں طرف اندھیرا چھا رہا ہے۔ ۹ تاریخ کو آتش فشانی تھم گئی اور ہر چند نیپلز پر خاک برسنا بند ہے مگر بھونچال آ رہے ہیں۔ جن سے بے شمار جانیں اور سینکڑوں مکانات تہ زمین ہو گئے ہیں۔ نیپلز کے در و دیوار اور چھتوں پر کئی کئی انچ خاک جم گئی۔ ندی لاوا جو ۲ فٹ گہری اور ۲ فٹ چوڑی تھی۔ چلنے سے بند ہو گئی۔ ڈیوک آف اوسٹا نے امن قائم رکھنے اور تباہ شدوں کو مدد دینے کے لئے فوج کی کمان اپنے ہاتھ میں لے لی ہے۔ ایک خبر ہے کہ شاہ عمانوئیل اٹلی بذات خاص وسوویس پہنچے۔ راکھ کے انباروں۔ سڑکوں کی بربادی اور بے شمار لاشوں کو دیکھ کر بہت متاثر ہوئے۔ نظارہ جگر خراش تھا۔

ژالہ باری سے نقصان

کان پور میں اس غضب کی ژالہ باری ہوئی کہ اسٹیشن پر سگنل کے چند ستون بھی گر پڑے۔

امرتسر میں ژالہ باری سے فصلوں کا نقصان ہوا سیالکوٹ میں بھاری بارش نے نقصان پہنچایا ہے۔

پچھلے ہفتہ مختتمہ ۶۔ اپریل میں ہندوستان میں وبائے طاعون سے قریب ۲۰ ہزار مرے (۱۹۰۲۰)

پچھلے ہفتے طاعون سے پنجاب میں ۱۵۸۴۲ فوتیاں ہوئیں صوبجات متحدہ میں ۱۴۰۵ فوتیاں۔

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانے نے اول ہی اول ہندوستان میں اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے

سرمہ سلیمانی۔ یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو نما اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا۔ کمزوری بینائی۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شب کوری وغیرہ وغیرہ اس طرح دفع کرتا ہے۔ جیسے آفتاب تاریکی کو۔ قیمت صرف ۸ر

سنون دندان۔ تو آپ کو امراض داڑھ و دانت تکلیف نہیں دے سکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ داڑھ پھولی ہو یا دانت کے مسوڑھے میں درد ہو یا خون آتا ہو دانت ہلتے ہوں منہ سے بدبو آتی ہو دانت میں پیپ ایک دفعہ لگانے سے بفضل خدا چنگا ہو جاتا ہے چند یوم استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں قیمت فی بکس جو عرصہ تک کافی ہے صرف ۴ر

سونے چاندی کی گولیاں یہ دوا اسم باسمیٰ ہے جو صاحبان اپنی قوۃ کو فاتحہ دے چکے ہیں یا عمر کی ضعیفی نے قویٰ کو کمزور کر دیا ہے یا کثرت نے اعضاء کو ڈھیلا بنا دیا ہے یا بچپن کی بے اعتدالیوں نے بیکار بنایا ہے وہ ہمارے ان حبوب کا استعمال کریں پھر دیکھیے کہ آپ کیوں کر اپنی کمزوری کے شاکی ہو یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام پٹھوں پر کر دیتی ہیں پس کمزوروں کے لئے آب حیات ہیں۔ قیمت ساٹھ عدد حبوب ۶ع

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام بلب گڈھ ضلع دہلی

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے ہر روز با تصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے بانہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل اسٹاف اعلیٰ درجہ کا ہے رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول دیجاتی ہیں اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آج تک آپنے دیکھا ہو تو ایکبار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سالانہ صرف ۱۲ روپے (چھوٹے چار روپیہ) ششماہی آنے پر جاری ہوتا ہے۔

درخواستوں کا پتہ۔ منیجر پیسہ اخبار لاہور

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل۔ ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے۔ دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔ منیجر روزانہ اخبار عام لاہور

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	ایک بار
پورا صفحہ	۱۰۰	۶۰	۳۵	۱۳	۵
½ صفحہ	۶۰	۳۵	۲۰	۱۰	۳
ایک کالم	۴۵	۲۵	۱۴	۵	۲½
½ کالم	۲۵	۱۴	۷	۳	۳
⅓ کالم	۲۰	۱۰	۵	۲	۱⅔
¼ کالم	۱۴	۷	۴	۱⅔	۱½
فی سطر	۸	۴½	۲½	۱	۲ر

(۱)۔ یہ اجرت پہلے ہی سے بہت کم کر کے لگائی گئی ہے۔ اور اسلئے اسمیں زیادہ کوئی رعایت نہ ہو سکیگی۔ بلا فائدہ خط و کتابت کرنے میں طرفین کا حرج ہے، صرف بار

(۲) اجرت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے۔ مابعد کا کوئی حساب نہیں۔

(۳) اشتہار متواتر دیا جانے کی یہ اجرت ہے۔ درمیان میں چھوڑ دینے کے واسطے اور کبھی کبھی درج کرانیکے واسطے زائد اجرت چارج ہوگی

(۴) ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا اشتہار کی عبارت میں تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے اطلاع آنی چاہیئے۔ ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا۔

(۵)۔ اخبار صرف ان مشتہروں کو مفت دیا جاویگا جنکی اجرت سالانہ ۲۵ روپیہ سے کم نہ ہو باقی جو مشتہر اخبار لینا چاہیں انکو قیمت اخبار علیحدہ دینی پڑیگی

(۶)۔ ضمیمہ تقسیم کرائی فی ضمیمہ ۶ر فیصدی لیا جائیگا بٹالہ سے قادیان تک ضمیمہ کی مزدوری ۸ر اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

(۷) جو صاحب چاہیں کہ اخبار میں ان کے ضمیمہ کا نوٹ دیدیا جاوے انکو ایک روپیہ زائد اس کے ساتھ روانہ کرنا چاہیئے۔ اس سے انکو بھی تشفی ہو جائیگی کہ انکا ضمیمہ ٹھیک تقسیم کیا گیا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

رسالہ تشحیذ الاذہان

ناظرین! اس رسالہ کا پہلا پرچہ یکم مارچ ۱۹۰۶ء کو قادیان دار الامان سے شائع ہو گیا ہے، اس رسالہ تشحیذ الاذہان میں جو کہ حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب صاحبزادہ حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کی ایڈیٹری سے انشاء اللہ سہ ماہی نکلتا رہیگا جس کی قیمت ۱۲ر پیشگی ہے۔

علاوہ مخالفین کے اعتراضات کے جوابوں اور دیگر دینی مضامین کے مکتوبات امام الزمان۔ مسائل شرعیہ عربی سیکھنے کے لئے آسان طریقے اور حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کے وہ نصائح وقتاً فوقتاً درج ہوں گے جو گھر میں عورتوں کے متعلق کئے جاتے ہیں یہ رسالہ طالب علموں کی ایک کمیٹی تشحیذ الاذہان کے ماتحت شائع ہوا کریگا۔

ترسیل زر و درخواستیں بنام منیجر رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان ہوں۔

خاص رعائت

اس میں شک نہیں کہ رسالہ **تعلیم الاسلام** بجواب تہذیب الاسلام کی قوم نے خوب قدر کی ہے۔ اور امید سے بڑھ کر اس کی قبولیت مخالفین اور موافقین میں پائی گئی۔ مگر سنا ہے کہ غیر مستطیع لوگ جنہیں آریوں کی دریدہ دہنگی اور اعتراضات کی بدزبانی شب و روز دکھ دے رہی ہے وہ اکثر محروم رہے ہیں لہذا ایسے احباب سے ارباع تک رعائت کی جائیگی معزز احباب ایسے لوگوں کو کتب بہم پہنچا کر ان کے دین و ایمان کی پاسداری کریں تا کوئی جان ہلاکت سے بچ جاوے۔ تعلیم الاسلام مع ضمیمہ ۵۲ صفحہ ۸ر

اختیار الاسلام ہر سہ حصہ عـ۴ـہ

درخواستیں۔ بنام ماسٹر عبد الرحمان قادیان آویں

بجلی کے ذریعہ نامرد اور سُرعت کا علاج

آج کل کے اکثر نوجوان بوجہ بد صحبت کے اپنی طاقت کو اپنے ہاتھوں کھو کر بہت کمزور ہو گئے ہیں اس بُرے کام سے آدمی کی رگیں اور پٹھے سُست ہو جاتے ہیں اور آدمی اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں رہتا ہے یہ نالائق حرکت آدمی کو اس قدر شرمندگی اور ندامت دلاتی ہے کہ جس کے کئی آدمی گھر چھوڑ کر نکل جاتے ہیں۔ اس قبیح فعل سے صرف پٹھے ہی سُست نہیں ہو جاتے بلکہ دل دماغ جگر اور دیگر اعضاء رئیسہ بھی کمزور ہو جاتے ہیں دل دھڑکنے لگ جاتا ہے بصارت اور خون کی پیدائش گھٹ جاتی ہے منی پتلی ہو کر **احتلام اور سُرعت** کی مرض آگھیرتی ہے بدن دن بدن کمزور ہوتا جاتا ہے۔ بزدلی بڑھ جاتی ہے آدمی شرمیلا سا رہتا ہے ذراسی آواز سے دل دھڑ جاتا ہے۔ غرضیکہ اس نامراد فعل سے وہ وہ تکلیفات پیش آتی ہیں جنکو مریض ہی جانتا ہے ایسی ردی حالت دیکھ کر حال کے دانا مُلکوں نے **برقی طاقت** کے ذریعہ اس کا علاج کیا بجلی نو انگشت اعضاء کے اندر گھس کر اس کو گرم کر دیتی ہے پس ہمارے حکیم صاحب نے بھی **ولایت سے وہی بجلی منگا کر** ہزاروں لوس مریضوں کا علاج کیا جو کہ نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ جو آدمی بیمار دور ہیں ان کے لئے **بجلی کا روغن** طیار کر کے بھیجتے ہیں جو کہ پانی خارج کر دیتا ہے پھر ایک تیل لگایا جاتا ہے تاکہ پٹھے موٹے ہو جاویں اس علاج سے بیمار بہت جلد تندرست ہو جاتا ہے چونکہ اس بیماری سے قوت باہ اصلی بھی کمزور ہو جاتی ہے اسواسطے ساتھ قوت باہ کی دوائی بھی بھیجی جاتی ہے تاکہ خون اور قوت کی کمی نہ رہے اور مرض دور ہو جاوے

مذکورہ بالا ادویات طلب کرنیکا پتہ یہ ہے۔ **منیجر دوائی خانہ سورج پرکاش مقام ڈنگہ ضلع گجرات پنجاب**

ولایت کے شاہی کارخانے کی تیار کردہ فاسفورس کی گولیاں جسمانی کمزوری کو دفع کرنے اور بدن کو اعلیٰ درجہ کا طاقتور بنانے میں یہ گولیاں نہایت ہی مفید ثابت ہوئی ہیں کیونکہ انمیں نہایت مقوی اجزا شامل ہیں مثلاً فولاد کونین۔ زنک فاسفائڈ۔ کوکا نکس وامیکا۔ سوڈا فاسفورس فیرہ وغیرہ شامل ہیں ان کے استعمال سے جریان احتلام و سرعت جاتی رہتی ہے۔ ضعف باہ و ضعف اعصاب دور ہو کر مرد کو جوانمردی کی طاقت ملتی ہے اور باقی زندگی آرام سے گذرتی ہے ہر ایک شیشی ولایت کی بند شدہ ہے، جس پر لکھا ہوا ہے "میڈ ان انگلینڈ" تاکہ کسی کو دھوکہ نہ ہو۔ قیمت فی شیشی ۵۰ گولی معہ محصول ڈاک عـہ ڈیڑھ روپیہ

عمدہ مضبوط خراس و بیلنہ آہنی مستریان الٰہی بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرماویں۔

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔